ماہنامہ

# انصار اللہ

ربوہ

اکتوبر ۱۹۹۴ء

ایڈیٹر ــــــــــ نصراللہ خان ناصر

احمدی انصار کی تربیت کیلئے

ماہنامہ

# انصاراللہ

ربوہ

اخاء ۱۳۷۳ ہش

اکتوبر ۱۹۹۴ء

ایڈیٹر

نصراللہ خان ناصر

پبلشر:- چوہدری محمد ابراہیم

پرنٹر:- قاضی منیر احمد

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

مقام اشاعت:- دفتر ماہنامہ انصاراللہ

دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

## اس ماہ کے شمارہ میں



جلد نمبر ——— ۳۵

شمارہ نمبر ——— ۱۰

## شرح چندہ

پاکستان ——— چالیس روپے سالانہ

قیمت فی پرچہ ——— چار روپے

## اداریہ

# روشن ستارے!

ہمارے آقا سید الانبیاء والاصفیا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم روحانی تاثیرات اور قوتِ قدسیہ سے وہ مقدس وجود پیدا ہوئے جسکی مثال کہیں اور نہیں ملتی ۔ تاریخِ عالم میں اس پاکیزہ جماعت کو ایک منفرد اور ممتاز مقام حاصل ہے ۔ قرآن کریم نے ان قدوسیوں کے ذریعہ قائم ہونے والے معاشرہ کا نقشہ یوں پیش کیا ہے اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ۔ کہ وہ منکرین کے مقابل میں باہمی اتحاد واتفاق رکھتے ہیں ۔ اور آپس میں انتہا درجہ کی محبت وشفقت کا مظہر ہیں ۔ یہ وہ حسین اور دلکش معاشرہ تھا جس کے اوصاف اعلیٰ وارفع اجزاء سے مترتب تھے ۔ اس عظیم الشان معاشرہ کی تشکیل ایسے باخدا وجودوں سے ہوئی جو صبر و رضا ، ایثار و وفا ، جرأت و شجاعت ، اتباع واطاعت اور عشق و فدائیت جیسے اوصافِ حمیدہ کے حامل تھے ۔ ہاں ! اس پاک معاشرہ کی زینت وہ وجود تھے جن کے بارہ میں ہادیٔ کامل اور سراجِ منیر حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ" (مشکوٰۃ)

یعنی میرے صحابہ رضؓ ستاروں کی مانند ہیں ۔ تم جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پالوگے ۔

یہ وہ روشن ستارے تھے جن کی چمک دمک نے بنی نوع انسان کے دلوں کو تسکین بخشی اور انہیں ہدایت کی راہ دکھائی ۔ یہ وہ روشنی کے مینار تھے جس سے قوموں نے اپنی معاشرت ، سیاست اور سیادت کی منزل متعین کی ۔ اور ان مقدسوں نے انسان کو آدابِ زندگی اور اعلیٰ اقدار سکھا کر قائدانہ صلاحیتیں دیں ۔ زندگی اور بندگی کی حقیقت سے روشناس کرایا ۔ ہاں یہ وہ وجود تھے جو باخدا انسان سے بڑھ کر خدا نما انسان بنے اور خدا تعالیٰ کی تجلیات ان کے ذریعہ ظاہر ہوئیں جنہیں خدا تعالیٰ کی معیت پر ناز تھا ۔ یہ عُسر و یُسر اور رنج و راحت میں اپنے ربّ کریم کی رضا پر راضی اور صبر و استقامت کے پہاڑ تھے ۔ یہ وہی تھے جن کی سیرت و کردار پر یورپ کے دانشور محوِ حیرت تھے ۔ یہ وہ کوہِ وقار و عظمت تھے جو زمینی نہ تھے بلکہ آسمانی تھے ۔

آج کے انسان اور موجودہ انسانی معاشرہ کیلئے یہ روشن ستارے ہیں ۔ علمی ، اخلاقی اور روحانی ترقیات اور مقصدِ حیات کو پانے کیلئے ہمارے راہنما ہیں ۔ ان روشنیوں سے جہالت کے صحراؤں میں راستہ ملتا ہے اور ہم صحیح سمت پر رواں دواں ہو سکتے ہیں ۔ اور اپنی منزل پا سکتے ہیں ۔ آج ہم اپنے ان مشاہیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت و کردار کو اپنا کر دانشِ فرنگ کے طلسم کو توڑ سکتے ہیں اور یہ پیکرانِ ایمان و ایقان درحقیقت ہمارے راہنما ہیں ۔

ے اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں ۔۔۔۔ حکمتِ ایمانیاں راہم بخواں

حکمتِ قدیم ہو یا فلسفۂ جدید ۔ ان روشن ستاروں کی تلاش کیلئے ہمیں سرگرداں ہونا ہے ۔ جو ہمارے راہنما ہیں جن کی سیرت و کردار ہمیں منزلِ مراد تک پہنچا سکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان مقدس وجودوں پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل کرے اور وہ نورِ ایمان و عرفان ہمیں بھی عطا ہو جو ہمارے ان اسلاف کو ملا ۔ آمین

امام الکلام

# آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ کا مقام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو دیکھو کہ انہوں نے بکریوں کی طرح اپنا خون بہادیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے کہ وہ اس کیلئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت اٹھانے کو ہر وقت تیار تھے۔ انہوں نے یہاں تک ترقی کی کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (البینۃ: ۹) کا سرٹیفکیٹ ان کو دیا گیا۔

پس صحابہؓ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا مِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ (الاحزاب: ۲۴) یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے اور بعض منتظر ہیں کہ ہم بھی اس راہ میں مارے جاویں اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہاں یہ سوچنا چاہیئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے۔ تو وہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی قدر کر سکتا ہے۔ جو صحابہ کرامؓ کی قدر کرتا ہے۔ جو صحابہ کرامؓ کی قدر نہیں کرتا وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ اگر کہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور صحابہؓ سے دشمنی۔

جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا سمجھتے ہیں اور ان سے دشمنی کرتے ہیں وہ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ آپؐ کی نبوت کے روشن دلائل کو توڑتے ہیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ یہ بات بڑی ہی قابلِ غور ہے کہ یہ لوگ جو مسلمان کہلا کر صحابہؓ کی ذات پر حملہ کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملہ کرتے ہیں۔ اور قرآن شریف کی عزت پر حملہ کرتے ہیں۔ غیر قوموں خصوصاً عیسائیوں کے بالمقابل ہمارا یہی زبردست دعویٰ ہے کہ آپؐ کی پاک تعلیم اور صحبت نے ایسی اعلیٰ درجہ کی روحانیت پیدا کی۔۔۔۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۲۷-۵۲۸)

تَبِعُوْا الرَّسُوْلَ بِرَحْلِہٖ وَثَوَاءٖ　　صَارُوْا بِسُبُلِ حَبِیْبِھِمْ کَعَفَاءٖ

انہوں نے رسول کی پیروی کی سفر و حضر میں۔ اور وہ اپنے حبیب کی راہوں میں خاکِ راہ ہو گئے

کَسَحُوْا بُیُوْتَ نُفُوْسِھِمْ وَتَبَادَرُوْا　　لِتَمَتُّعِ الْاِیْقَانِ وَالْاِیْمَانِ

انہوں نے اپنے نفس کے گھروں کو خوب صاف کیا اور یقین اور ایمان کی دولت سے فائدہ اٹھانے کے لئے آگے بڑھے

(القصائد الاحمدیہ)

## کلام الامام

# صحابہ کرامؓ کے اوصافِ حمیدہ

"صحابہ کرامؓ کیلئے ایک جنت تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت تھی کہ وہ معاصی اور انکے بد نتائج سے بچ کر نیکیوں سے لطف اٹھاتے تھے ..... ایک بہشت اللہ پر بھروسہ اور ایمان کا ہے جو مصائب میں بھی آرام بخشتا ہے۔ پھر صحابہ کیلئے مدینہ منورہ ایک بہشت تھا۔ پھر مکہ کی فتح اور دوسری فتوحات مثل عراق عجم۔ شام، مصر اور وہ ممالک جن کی نسبت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو وعدہ دیا کہ وہاں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی ہیں۔ ایک بہشت قرآن اور اسکے حجج قاطعہ و براہین ساطعہ ہیں جسکے ذریعے تمام مذاہب پر فتح پاکر مظفر و منصور ہو کر شاد کام رہتا ہے۔" (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۲۵۸-۲۵۹)

صحابہ کرامؓ کے جذبہ اطاعت و محبت کے بارہ میں فرمایا:۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام نے اسلام کی اشاعت میں اپنی جان تک لڑا دی۔ صحابہؓ ایسے بہادر تھے کہ ایک دفعہ نبی کریمؐ نے ان سے کہا دریا کے کنارے پر جاؤ کچھ کام ہے تین سو آدمی روانہ ہوئے اور میں حیران ہوا کہ یہ نہیں پوچھا کہ ہماری رسد کا کیا انتظام ہوگا۔ کچھ کھجوریں مدینہ سے لے گئے جو رستے ہی میں ختم ہوگئیں۔ جب کچھ پاس نہ رہا تو کیکر کے پتے پھانک کر گزارہ کرتے رہے پھر ایک ویل مچھلی مل گئی جس پر تین سو آدمیوں نے سترہ روز تک گزارہ کیا۔ دیکھو اتباع۔ کیا محبت تھی جو ان لوگوں میں تھی۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ کسی کو مالی نقصان ہی پہنچ جائے یا عزت میں فرق آجاوے یا کسی خیال کے خلاف ہی کوئی حکم شرعی ہو تو اسے گراں گزرتا ہے۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۸ فروری ۱۹۰۹ء)

"آپؐ کی قوتِ قدسیہ کا اثر یہاں تک بڑھا ہوا تھا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا کہ کیا تم جہاد کیلئے تیار ہو تو انہوں نے جواب دیا۔ لَانَقُوْلُ كَمَا قَالُوْا لِمُوْسٰى اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا بَلْ نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ (ترجمہ:۔ ہم جس طرح بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ تو اور تیرا رب جاکر لڑو، نہیں کہیں گے۔ بلکہ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی) ہم حاضر ہیں آپؐ جہاں چاہیں لے جائیں۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۹ء)

صحابہ کرامؓ کی عظیم الشان کامیابی اور اچھے انجام کا ذکر یوں فرمایا:۔ "وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ مشرق اور مغرب اللہ کا ہے پس اے صحابہؓ جدھر تمہارا رخ ادھر ہی اللہ کا رخ۔ اللہ تعالیٰ کشائش والا اور جاننے والا ہے۔ اس آیت میں جو پیشگوئی تھی وہ شان و شوکت سے پوری ہوئی۔ بڑے بڑے معاندین و مخالفین اسکے قائل ہیں۔ صحابہؓ کو خدا نے وہ عزم وہ ہمت اور برکت دی کہ جدھر انہوں نے گھوڑوں کی باگیں اٹھائیں۔ فتح و ظفر استقبال کو آئی۔ جس ملک پر فوج کشی کی فوراً تصرف میں آیا۔" (حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۲۵۰)

صحابہ کرامؓ کیلئے آپؓ کے دل میں جو غیرت تھی اس کا ذکر یوں فرمایا:۔ "كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ: یہ بھی اس امت کیلئے مقدر تھا کہ دشمنوں کے ظلم کی وجہ سے ان سے لڑنا پڑے گا۔ كُرْهٌ لَّكُمْ: تمہارے لئے ایک بڑی مشکل ہے! اس کا ترجمہ یہ کرنا کہ تمہیں بری لگتی ہے۔ کسی رافضی کا ترجمہ ہو سکتا ہے کم از کم میں ایک ایسا انسان ہوں جو صحابہؓ کیلئے یہ بات گوارا نہیں کر سکتا اور نہ اس مقدس جماعت کے منہ سے یہ لفظ نکل سکتا ہے۔ صحابہؓ کیلئے مشکلات البتہ تھیں۔ مال نہ تھا جاہ و جلال نہ تھا۔ جتھا نہ تھا اور دشمن کیلئے یہ سب کچھ حاصل تھا۔"

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۵۱ از حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

عربی منظوم کلام

# قَصِيدَةٌ فِي مَدْحِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن

إِنَّ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ كَذُكَاءِ ۔۔۔ قَدْ نَوَّرُوْا وَجْهَ الْوَرٰى بِضِيَاءِ

یقیناً صحابہ سب کے سب سورج کی مانند ہیں ۔ انہوں نے مخلوقات کا چہرہ اپنی روشنی سے منور کر دیا

تَرَكُوْا اَقَارِبَهُمْ وَحُبَّ عِيَالِهِمْ ۔۔۔ جَاءُوْا رَسُوْلَ اللهِ كَالْفُقَرَاءِ

انہوں نے اپنے اقارب کو اور عیال کی محبت کو بھی چھوڑ دیا اور رسول اللہ کے حضور میں فقراء کی طرح حاضر ہوگئے

ذُبِحُوْا وَمَا خَافُوا الْوَرٰى مِنْ صِدْقِهِمْ ۔۔۔ بَلْ اٰثَرُوا الرَّحْمٰنَ عِنْدَ بَلَاءِ

وہ ذبح کئے گئے اور اپنے صدق کی وجہ سے مخلوق سے نہ ڈرے بلکہ مصیبت کے وقت انہوں نے خدائے رحمٰن کو اختیار کیا

تَحْتَ السُّيُوْفِ تَشَهَّدُوْا لِخُلُوْصِهِمْ ۔۔۔ شَهِدُوْا بِصِدْقِ الْقَلْبِ فِي الْاَمْلَاءِ

اپنے خلوص کی وجہ سے وہ تلواروں کے نیچے شہید ہو گئے ۔ اور مجالس میں انہوں نے صدقِ قلب سے گواہی دی

حَضَرُوا الْمَوَاطِنَ كُلَّهَا مِنْ صِدْقِهِمْ ۔۔۔ حَفَدُوْا لَهَا فِي حَرَّةٍ رَجْلَاءِ

اپنے صدق کی وجہ سے وہ تمام میدانوں میں حاضر ہوگئے ۔ وہ ان میدانوں کی سنگلاخ سخت زمین میں جمع ہو گئے

اَلصّٰلِحُوْنَ الْخَاشِعُوْنَ لِرَبِّهِمْ ۔۔۔ اَلْبَائِتُوْنَ بِذِكْرِهٖ وَبُكَاءِ

وہ صالح تھے ، اپنے رب کے حضور عاجزی کرنے والے تھے وہ اس کے ذکر میں رو رو کر راتیں گذارنے والے تھے

قَوْمٌ كِرَامٌ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ ۔۔۔ كَانُوْا لِخَيْرِ الرُّسْلِ كَالْاَعْضَاءِ

وہ بزرگ لوگ ہیں ۔ ہم ان کے درمیان تفریق نہیں کرتے ۔ وہ خیر الرسل کے لئے بمنزلہ اعضاء کے تھے

مَا كَانَ طَعْنُ النَّاسِ فِيْهِمْ صَادِقًا ۔۔۔ بَلْ حَشْنَةٌ نَشَاَتْ مِنَ الْاَهْوَاءِ

لوگوں کے طعن ان کے بارے میں سچے نہ تھے بلکہ وہ ایک کینہ ہے جو ہوا و ہوس سے پیدا ہوا ہے

(القصائد الاحمدیہ)

فارسی منظوم کلام

# عقل و عشق

ناتواں را کجا تاب و تواں ⁖ تا نشاں یابند خود زاں بے نشاں

کمزوروں میں یہ طاقت کب ہے کہ وہ خود ہی اس بے نشان وجود کا پتہ لگا لیں

عقل کوراں رہنما جوید براہ ⁖ رہبری از دانشِ کوراں مخواہ

اندھوں کی عقل تو خود ہی رستہ راہنما ڈھونڈتی ہے تو اندھوں کی عقل سے رہبری طلب نہ کر

عقلِ ما از بہرِ زاری و بکاست ⁖ دفعِ آزارِ جہالت از خداست

ہماری عقل تو صرف رونے دھونے کیلئے ہے اور جہالت کے دُکھ کا دفعیہ خدا کی طرف سے ہے

عقل طفل است اینکہ گرید زار زار ⁖ شیر جُز مادر نیاید زینہار

بچّے کی عقل تو صرف یہ ہے کہ زار زار روئے مگر دودھ تو سوائے ماں کے ہرگز نہیں مل سکتا

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم حاشیہ ص ۳۲۵)

عشق است کہ بر خاکِ مذلّت غلطاند ⁖ عشق است کہ بر آتشِ سوزاں بنشاند

عشق ہی ہے کہ جو ذلّت کی خاک پر آدمی کو تڑپاتا ہے. عشق ہی ہے جو جلتی ہوئی آگ پر اُسے بٹھاتا ہے

کس بہر کسے سر ندہد جاں نفشاند ⁖ عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند

کوئی کسی کیلئے سر نہیں دیتا نہ جان قربان کرتا ہے عشق ہی ہے کہ یہ کام پوری وفاداری سے کرتا ہے

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم حاشیہ ص ۱۴۵ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

(درثمین فارسی ص ۱۲۴، ۱۲۵)

# جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یو۔کے (برطانیہ) ۱۹۹۴ء کی رُوئیداد

## حضور انور کے ۳۰۔ اور ۳۱۔ جولائی کے علم و معرفت سے معمور خطاب

## ایک سال میں آٹھ نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ۔ ۶۸۲ بیوت کا اضافہ

## ۱۵۵۱ نئی جماعتوں کا قیام۔ ۲۶ ہزار سے زائد یورپین کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

## تراجم قرآن کریم اور لٹریچر کی اشاعت۔ دس سالہ دور میں نازل ہونیوالے بے انتہا افضالِ الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۹۔ ۲۶۔ اگست ۱۹۹۴ء

(سلسلہ کیلئے دیکھیں۔ ماہنامہ انصاراللہ ستمبر ۱۹۹۴ء)

### جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز بعد دوپہر قریباً چار بجے جلسہ کے تیسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور اردو نظموں کے بعد مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر برطانیہ نے بعض مہمانوں کا تعارف کروایا۔ جنہوں نے مختصراً حاضرین سے خطاب فرمایا۔ پہلے مہمان مکرم محمود باسک صاحب تھے جو ایک یونین لیڈر رہیں۔ آپ سرائیوو یونیورسٹی کے ڈگری یافتہ، جرنلسٹ اور آجکل کینیڈا میں بوزنین ریلیف سنٹر کے ڈائریکٹر ہیں۔ اسی طرح ٹورنٹو میں بوزنین ریڈیو بھی چلاتے ہیں۔ ان کا خطاب انگریزی میں تھا۔ انہوں نے بتایا کہ کئی جماعتوں سے ان کا واسطہ رہا ہے۔ وہ پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ ......... صرف احمدیہ ......جماعت ہی وہ جماعت ہے جو صحیح معنوں میں (دین حق) کی نمائندہ ہے اور بے لوث خدمتِ دین و خدمتِ انسانیت کر رہی ہے۔ دوسرے مہمان جنہوں نے حاضرین سے خطاب کیا ان کا تعلق بنگال سے تھا۔

آپ عزت مآب عمرالامین صاحب تھے جو وہاں کی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ مکرم محمود باسک صاحب اور مکرم عمرالامین صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں احباب احمدی..... ہیں۔ ان کے بعد تاتارستان کے وزیر مذہبی امور ILGEZAR HABIBULLIN نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے ملک کے وائس پریذیڈنٹ صاحب کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو انہوں نے خاص طور پر اس جلسہ کے لئے بھجوایا تھا۔ جناب HABIBULLIN ILGEZAR نے اس موقعہ پر اپنے ملک کا جھنڈا بھی حضور کی خدمت میں پیش کیا۔

بعد ازاں سیّدنا حضرت ...... خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب شروع ہوا۔ تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جلسہ کے دوسرے دن کی یہ تقریر اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو یاد کرنے کے لئے وقف ہے جو سارا سال جماعت احمدیہ پر تمام عالم میں نازل ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ، خدا کے فضل اور رحم اتنے بڑھ رہے ہیں۔ کہ اب ان کا شمار ممکن نہیں۔ ان کو سمیٹنا اور احاطہ تحریر یا تقریر میں لانا ممکن نہیں رہا۔ اور ابھی تو یہ صدی کی ابتدا ہے۔ اس صدی میں جس رفتار کے ساتھ اللہ کے فضل آگے بڑھ رہے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند سالوں کے اندر اندر دنیا میں عظیم انقلابات کی داغ بیل ڈال دی جائے گی۔

حضور نے فرمایا جتنا احمدیت کے دشمن مخالفت میں اور احمدیت کے خلاف غیظ و غضب میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اتنا ہی زیادہ خدا کے پیار کا ہاتھ ہمارے دلوں کو سکون بخشتا چلا جا رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ امسال سات نئے ملکوں میں احمدیت پوری طرح نافذ ہو چکی ہے اور اس طرح اب گذشتہ سال کی تعداد ۱۳۵ کے مقابل پر جماعت احمدیہ اب ۱۴۲ ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مستحکم ہو چکی ہے۔ (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ۱۲۔ اگست میں بتایا کہ ایک اور ملک کا اس میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ St. Lucia ہے جس میں جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ کی مساعی سے احمدیت کا نفوذ ہوا۔ اس طرح کُل ممالک کی تعداد ۱۴۳ ہو جاتی ہے۔ فالحمد للہ)

## احمدیت کے نفوذ و ترقی کا ذکر

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یورپین ممالک کو اردگرد کے ممالک میں احمدیت کا پودا لگانے کی ذمہ داری سپرد کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں جرمنی سرفہرست ہے جسے نمایاں کام کی توفیق ملی۔ لیکن بیعتوں کی تعداد کے لحاظ سے اور یورپین میں تبلیغ کے لحاظ سے سویڈن سب سے آگے بڑھ گیا ہے۔ (آپ) نے جماعت کو یہ خوشخبری سنائی کہ اللہ کے فضل سے ۷،۲ ہزار یورپین احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں اور ابھی مزید

خبریں آنے کا انتظار ہے۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی احمدیوں سے جو یورپ میں متمکن ہیں خصوصیت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ عنقریب آپ دیکھیں گے کہ یہاں پاکستانی احمدیوں کی تعداد سے کئی گُنا زیادہ یورپین احمدیوں کی تعداد ہو چکی ہوگی۔ پس ابھی سے ان کی تربیت کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں کریں۔ کیونکہ آپ پر ان کی تربیت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آج اگر آپ نے ان کو سنبھال لیا تو آنے والی نسلیں ہمیشہ آپ کو دعائیں دیں گی اور آپ منقیتوں کے سردار لکھے جائیں گے۔

آپ نے بتایا کہ قازقستان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دانشوروں کا ایک بڑا طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو جماعت کے حق میں ہے اور وہاں جماعت کو بہت عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ Nor Folk آئی لینڈ میں احمدیت کے نفوذ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ طوالو کے پارلیمنٹ کے اسپیکر Dr. Puapua صاحب جو پہلے پرائم منسٹر بھی رہ چکے ہیں۔ اور حضور انور سے بھی مل چکے ہیں۔ وہ جزیرہ Nor Folk ایک کانفرنس کے لئے جا رہے تھے۔ یہ جزیرہ فجی اور نیوزی لینڈ کے درمیان ہے۔ جانے سے قبل مکرم افتخار ایاز صاحب نے انہیں تین کتابیں دیں کہ دورانِ سفر مطالعہ کریں۔ جب واپس آئے تو کہنے لگے کہ کچھ حصّہ پڑھا تھا اور کتابیں ہوٹل کے کمرے میں بھول گیا ہوں اور بہت معذرت کی۔

دو دن بعد افتخار ایاز صاحب کو ان کا فون آیا کہ Nor Folk سے ہوٹل کے اسسٹنٹ مینیجر نے فون کیا ہے کہ میرے کمرے سے کتابیں ملی ہیں اور اس نے مطالعہ کی ہیں اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں مزید جاننا چاہتا ہے اور اس نے کتابیں رکھنے کی اجازت چاہی ہے۔

افتخار صاحب بتاتے ہیں کہ مَیں نے اس مینیجر کو کچھ اور کتابیں بھی بھیج دیں اور مَیں نیوزی لینڈ جاتے ہوئے راستہ میں ایک دن Nor Folk ٹھہرا۔ مینیجر سے ملا۔ الحمدللہ کہ ان کے ذریعہ یہاں جماعت کا نفوذ ہوا۔ اب وہ اس پیغام کو آگے پہنچا رہے ہیں اور انشاءاللہ یہاں جلد جماعت کی تعداد بڑھے گی۔

(آپ) نے فرمایا کہ بظاہر یہ اتفاقی حادثات دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن خدا کی تقدیر کے تابع اس طرح بھی احمدیت پھیلتی ہے۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امسال ۱۵۵۱ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ان میں سے ۸۹۱ میں نظام جماعت پوری طرح مستحکم ہو چکا ہے۔ (۸۴ء سے جبکہ آپ لندن تشریف لائے ہیں) نئی جماعتوں کا کُل اضافہ ۴۲۳۲ ہے۔ نئی جماعتوں کے قیام میں سیرالیون سرفہرست ہے۔ اس کے بعد گیمبیا۔ سینیگال۔ آئیوری کوسٹ اور زائر کا نمبر آتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں ایک رویاء کا بھی ذکر فرمایا جو (آپ) نے گذشتہ سال دیکھی تھی اس رویاء کا تعلق خاص طور پر ان ممالک سے ہے جہاں فرانسیسی بولی جاتی ہے۔ (آپ) نے فرمایا کہ گذشتہ سال جو وفد فرانسیسی بولنے والے افراد کا اس علاقہ سے جلسہ پر آیا تھا انہیں اس رویاء کے متعلق ...... میں نے بتایا تھا کہ اس رویاء کا تعلق احمدیت کی ان علاقوں میں ترقی سے ہے اور انشاء اللہ موجودہ رفتار سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ ان علاقوں میں پھیلے گی۔ (آپ) نے فرمایا کہ اس رویاء میں پہلا پیغام تو یہ ہے کہ اب دریا کے سفر ختم ہوگئے اور سمندروں کے سفر شروع کرنے کا زمانہ آگیا ہے اور سمندر کے سفروں کے لئے بھی خدا کی عطا کردہ طاقت ہی کام آئے گی اور یہ کہ (امامت) کے ساتھ وہ برکتیں وابستہ ہیں جو آئندہ (دین حق) کی ترقی کے لئے مقدر ہو چکی ہیں۔ (امام) جدھر رخ کرے گا وہ وہی رخ ہوگا جو خدا کی رحمتوں کی ہواؤں کے چلنے کا رخ ہے۔ (آپ) نے فرمایا اس ایک سال میں فرانسیسی بولنے والے ممالک میں ہمیں ڈیڑھ لاکھ سے زائد بیعتیں عطا ہو چکی ہیں۔ الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ نے اظہار تشکر کے طور پر خدمت کرنے والے داعیان اور (مربیان) کی خدمتوں اور قربانیوں کے چند نمونے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ بیعتیں خواہ چند ہوں یا سینکڑوں ہوں یا زیادہ ہوں۔ اگر خدا کے فضل کی چاشنی رکھتی ہوں تو ایک بیعت ہی دل کو اللہ کے فضلوں سے مغلوب کر دیتی ہے۔

## ایک نئی جماعت کے قیام کا دلچسپ واقعہ

حضور انور نے فرمایا عنایت اللہ زاہد صاحب (مربی) گیمبیا لکھتے ہیں کہ تبلیغی مہم کے دوران ہم "ڈوگونگ" گاؤں میں پہنچے اور وہاں کے امام صاحب سے ملے۔ اپنا تعارف کروایا اور کہا اگر آپ لوگوں کو جمع کر دیں تو ہم ان سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ..........

اس پر امام نے کہا کہ ہم نے تو یہ سنا ہے کہ آپ کی نماز اور ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے وغیرہ۔ میں نے اسی وقت اسے دو پمفلٹ دیئے "الخیر کلہ فی القرآن"، "کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم" اور کہا کہ اب رہی نماز، آپ پانی لائیں میں وضوء کر کے نماز پڑھتا ہوں۔ آپ خود دیکھ لیں۔ چنانچہ نماز ظہر ادا کی اور بہت دعا کی۔

نماز سے فارغ ہوا تو امام صاحب نے اعلان کیا کہ میرے سب سوالوں کا جواب مل گیا ہے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ لوگ سو سال سے ہندوستان سے چل کر ساری دنیا میں پھیل چکے ہیں ........ وہ لوگ جو ان کے خلاف باتیں کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں ........ اس لئے میں احمدیت میں داخل ہونے کا

اعلان کرتا ہوں ۔ لیکن آپ کو مجبور نہیں کرتا ۔ اس پر سارے گاؤں نے بیک زبان کہا کہ ہم بھی آج سے احمدی ہیں ........

اسی طرح خوشی محمد شاکر صاحب (مربی) سیرالیون کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے (آپ) نے فرمایا کہ وہ لکھتے ہیں کہ "بومپے چیفڈم" میں تبلیغی مہم کے دوران ہماری گاڑی خراب ہوگئی ۔ قریبی گاؤں میں ہم پانی پینے کے لئے گئے ۔ اس دورہ میں ہمارا وہاں جانے کا پروگرام نہیں تھا ۔ ہم نے پانی پیتے ہوئے (گفتگو) شروع کردی ۔ لوگوں نے اپنے سرکردہ افراد کو بلایا ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹاؤن چیف اور امام سمیت سارا گاؤں احمدی ہوگیا اور نئی جماعت قائم ہوگئی ۔ ایک دوسرے گاؤں میں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا سوال و جواب کے بعد جب لوگوں نے کہا کہ ہم احمدی ہونے کے لئے تیار ہیں تو ان میں سے ایک شخص اُٹھ کھڑا ہوا کہ ہم احمدی نہیں ہوں گے ۔ کیونکہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود نہیں بھیجتے ۔ میں نے کہا ہم دُرود پڑھتے ہیں ۔ میں نے اور صدر جماعت نے دُرود پڑھ کر سُنایا ۔ وہ حیران ہوا اور کہنے لگا کہ مولوی کہتے ہیں کہ احمدی دُرود نہیں پڑھتے ، آپ تو پڑھتے ہیں ۔ اس کے بعد سارا گاؤں ٹاؤن چیف اور امام سمیت احمدی ہوگیا اور نئی جماعت قائم ہوئی ......... (حضرت صاحب) نے فرمایا کہ افریقہ میں یہ خاص خوبی کی بات ہے کہ وہ کان سے زیادہ آنکھ پر اعتماد کرتے ہیں ۔ ان کو یہ تقویٰ نصیب ہے کہ سُنی سُنائی باتوں کے مقابل آنکھوں پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں ۔ اس لئے جب احمدیوں سے ملتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان کے متعلق معاندانہ پراپیگنڈہ جھوٹ ہے تو وہ پھر بیعتوں میں جلدی کرتے ہیں ۔ (حضرت صاحب) نے مکرم خوشی محمد صاحب کے ہی ایک تیسرے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ لکھتے ہیں کہ تبلیغی پروگراموں کے دوران واپسی پر ایک عورت نے ہاتھ ہلا کر مدد کی درخواست کی ۔ ہم نے گاڑی کھڑی کی ۔ اس نے کہا میں "روٹی فنک" جانا چاہتی ہوں ۔ وہ گاڑی میں بیٹھ گئی ۔ تھوڑی دُور جا کر کہنے لگی کہ یہاں سے چار سو گز کے فاصلہ پر ایک بڑا گاؤں ہے وہاں میری گٹھڑی ہے وہ میں نے لینی ہے ۔ پہلے تو خاکسار ہچکچایا اور تھوڑا سا خوف بھی آیا ۔ بعد میں دل مطمئن ہوا تو وہاں جانے کا پروگرام بنالیا ۔ اس عورت نے اپنی گٹھڑی لی اور ہم نے ٹاؤن چیف سے ملاقات کی ......... امام صاحب زرعی فارم میں کام کر رہے تھے ۔ ان کو بھی اس نے بلالیا ۔ سارا گاؤں اکٹھا ہوگیا ۔ اللہ کے فضل سے گاؤں کے تمام ۳۷۷ افراد نے بیعت کرلی ........

(حضرت صاحب) نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ ...... الخ کی دعا ایسی ہے جسے ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیئے ۔ ہر سفر میں بلکہ زندگی کے ہر موڑ پر یہ دعا پیش نظر رہنی چاہیئے ۔ اگر اس دعا کو وسعت کے ساتھ پڑھا جائے تو میرا وسیع تجربہ ہے کہ یہ حیرت انگیز کام دکھاتی

ہے۔ اس سلسلہ میں (آپ) نے بعض مثالیں دیتے ہوئے مکرم ارشاد احمد صاحب ملہی (مربی) سیرالیون کا تحریر کردہ ایک واقعہ بیان فرمایا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مہم کے دوران خاکسار رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ ...... الخ کی دعا کرتا ہوا ایک گاؤں میں داخل ہوا۔ اور لوگوں کو بتایا کہ ہم احمدی (مربی) ہیں اور آپ کے لئے بہت مفید پیغام لائے ہیں ......... دلائل کے ذریعہ وہ لوگ سمجھ گئے اور سارا گاؤں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا ......

## بیوت الذکر کا تذکرہ

(آپ) نے فرمایا کہ پاکستان میں ہماری کئی (بیوت) منہدم کی گئیں اس کے نتیجہ میں ہر سال خدا نے ہمیں نئی (بیوت) عطا کیں۔ امسال ۶۸۲ نئی (بیوت) ہمیں بنانے کی توفیق ملی یا بنی بنائی ہمیں عطا ہوئیں۔ ہجرت کے دس سالوں میں کل ۱۶۴۳ نئی (بیوت) ہمیں ملیں۔

(آپ) نے بڑے جلال سے فرمایا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ ...... الخ کی دعا ہمارے حق میں بھی اس شان کے ساتھ پوری ہونے والی ہے جو محمدؐ رسول اللہ کے غلاموں کے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ ہم ان منہدم (بیوت) کو پھر دوبارہ آباد کریں گے اور خدا کے فضل سے ہر (بیت) کی بجائے سینکڑوں (بیوت) اس ملک میں بنا کر چھوڑیں گے۔ جس ملک میں (بیوت) کی ہمیں اجازت نہیں دی جا رہی۔

(آپ) نے فرمایا کہ نئی (بیوت) کے لحاظ سے سیرالیون سرفہرست ہے۔ گیمبیا دوسرے نمبر پر اور پھر سینیگال، آئیوری کوسٹ اور بورکینا فاسو کی باری آتی ہے۔ (آپ) نے یورپ۔ امریکہ اور کینیڈا وغیرہ میں نئے مشن ہاؤسز یا...... مراکز کے متعلق بھی بتایا اور فرمایا کہ یورپ میں امسال جرمنی میں چار نئی عمارتوں کا اضافہ ہوا ہے۔ (آپ) نے امید ظاہر کی کہ جس رفتار سے جرمنی کی جماعت آگے بڑھ رہی ہے۔ چند سالوں میں انشاءاللہ جرمنی وہ پہلا ملک ہوگا جس میں سو (بیوت) قائم ہو چکی ہوں گی۔ (آپ) نے بتایا کہ افریقہ کے ۱۷ ممالک میں اس وقت ۲۰۸ ...... مراکز ہیں۔ ۸۴ء تک ان کی تعداد ۱۰۳ تھی۔ دس سالوں میں ۱۰۵ کا اضافہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں نئے قطعاتِ اراضی خریدے گئے ہیں۔ جہاں (بیوت) و مشن ہاؤسز بنانے کی کارروائی شروع ہو چکی ہے .......

## تحریک دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک دعوت الی اللہ کو دنیا بھر میں جو شیریں ثمرات عطا ہو رہے ہیں اور عالمی بیعت

کی تحریک کے نتیجہ میں جو عظیم الشان کامیابیاں عطا ہوئی ہیں اور بعض مقامات پر حیرت انگیز نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ امسال عالمی بیعت کی مہمات کے دوران افریقہ کے صرف آٹھ ممالک میں ۱۲۱۵ نئی جماعتوں کا قیام ہوا۔ ۱۳۸۷ دیہات میں پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ۹۹۴ (بیوت) بنی بنائی عطا ہوئیں۔ ۸۰۲ چیفس احمدیت میں شامل ہوئے۔ ۱۰۷۸ امام احمدی ہوئے۔

## خدا دلوں کو بدلتا ہے

(آپ) نے فرمایا کہ فضل احمد شاہد (مربی) سلسلہ سیرالیون لکھتے ہیں کہ جب ہم "مانیتے" گاؤں میں.... گئے تو آغاز میں (ثمرات) کے کوئی آثار نہ تھے۔ امام نے کہا کہ وہ تو شامل ہو جائے گا لوگ نہیں ہوں گے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ..... دعا کریں۔ ہم نے پُرسوز دعا کی۔ ایک شخص کے بارہ میں سُنا کہ احمدیت کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ دلوں کو بدلنا مشکل ہے۔ میں نے کہا خدا دلوں کو بدلتا ہے۔ وہاں ۱۶۷ بیعتیں ہوئیں اور مذکورہ شخص بھی احمدی ہوا اور اسی نے سارے بیعت فارم پُر کئے۔

اسی طرح وہ لکھتے ہیں کہ میرے علاقہ میں بشریہ اور حزب اللہ کی مضبوط تنظیمیں ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کے دوران ہمیں بکثرت ایسے دیہات ملے جنہوں نے کہا کہ ہم ...... کسی جماعت میں نہ شامل ہوئے تھے اور نہ شامل ہونا چاہتے ہیں مگر جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اس.... پروگرام میں ۲۳۸۵ بیعتیں ہوئیں۔

## ۱۵ سال سے بچھڑے ہوئے امام مل گئے

منور احمد صاحب خورشید (مربی) سینیگال لکھتے ہیں کہ ایک روز ایک گاؤں میں....... ہم امام صاحب کے ہاں پہنچے۔ علیک سلیک کے بعد ان کو بتایا کہ ہم لوگ احمدی ہیں۔ ادھر ایک دوست کے ہاں افسوس کرتے آئے تھے۔ اس پر امام صاحب کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ کہنے لگے کہ آج سے ۱۵ سال قبل میں نے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا تھا اور ڈاکار کے ایک احمدی دوست کی تحریک پر بیعت بھی کی تھی۔ اور بفضلِ خدا آج تک اس پر قائم ہوں۔ لیکن اس کے بعد مجھے آج تک کوئی احمدی دوست نہیں ملے اور جماعت سے رابطہ نہ ہو سکا۔ یہ امام اپنے علاقہ کے معروف عالم ہیں۔ اور ان کے بہت سے شاگرد مختلف مدارس میں پڑھا رہے ہیں۔ چنانچہ اسی وقت انہوں نے گاؤں کے بہت سے لوگوں کو بلایا اور کھلے عام اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا۔ اور اس موقعہ پر ۳۰۰ سے زائد بیعتیں ہوئیں۔

سیرالیون سے مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب (مربی سلسلہ) لکھتے ہیں کہ ۲۳۔ مارچ کو ہم نے اپنے ....پروگراموں کا آغاز کیا۔ پہلے ہی گاؤں میں .... گفتگو کے بعد لوگوں نے بیعتیں کرنا شروع کر دیں۔ اس وقت خاکسار نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ ۲۳۔ مارچ کا دن بہت ہی مبارک دن ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ۴۰ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ خدایا آج کم از کم ۴۰ احباب ضرور عطا فرمایا۔ پہلے گاؤں سے ۲۲ بیعتیں ہوئیں۔ شام کو دوسرے گاؤں کا پروگرام تھا۔ وہاں ۱۵ افراد نے بیعت کی۔ کُل ۳۷ ہوگئیں۔ نماز مغرب و عشاء میں بہت دعا کی کہ باقی تین بھی مل جائیں۔ رات ہم نے واپس آکر پہلے گاؤں میں گزارنی تھی۔ جب رات کو واپس پہنچے تو دیکھا تین آدمی ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم گاؤں سے باہر تھے اس لئے پہلے بیعت نہ کر سکے تھے۔ اب ہماری بیعت بھی لے لیں۔ اس طرح اللہ نے ۴۰ پوری کر دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ واقعہ پڑھ کر جہاں میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہوا وہاں مجھے کچھ افسوس بھی ہوا۔ میں نے کہا ۴۰ بیعتیں تو پرانی بات تھی۔ سو سال کے بعد ۴۰ ہزار مانگتے تو اللہ تو دینے پر تیار بیٹھا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ دعا میں اپنے آپ کو محدود نہیں کرنا چاہیئے۔ حضور انور نے بتایا کہ امسال ایک سال میں یورپ میں ۲۶ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ گذشتہ سال کی بیعتیں شامل کر کے ۲۷ ہزار سے بڑھ جاتی ہیں۔ چند سال پہلے خواب و خیال میں بھی انسان سوچ نہیں سکتا تھا کہ یورپ میں اس کثرت سے بیعتیں ہوں گی۔

(آپ) نے عالمی بیعت کی بابرکت تحریک اور اس کے حیرت انگیز ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ عبدالرشید انور صاحب (مربی) انچارج آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں کہ جب ہمارا پہلا وفد ...... مہم پر روانہ ہونے لگا تو میں نے آدم معاذ سے پوچھا کہ کتنے افراد کو اس مہم میں احمدیت میں داخل کرنے کا ارادہ باندھ کر نکل رہے ہیں تو انہوں نے کہا ۲۰ ہزار۔ اس کے مطابق انہوں نے حضور کی خدمت میں اطلاع کر دی اور دعا کی درخواست کی۔ بعد میں پتہ چلا کہ چونکہ ان کی گنتی کا انداز مختلف ہے۔ اس لئے جو لفظ انہوں نے بولا تھا اس لحاظ سے انہوں نے آٹھ ہزار کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن جب آٹھ ہزار کے قریب پہنچنے لگے تو ان کے ساتھی نے کہا کہ وعدہ میں ابھی ۱۲ ہزار باقی ہیں تو ان کے ہوش اُڑ گئے۔ کہ اتنا بڑا وعدہ کر دیا یہ تو ممکن نہیں۔ چنانچہ انہوں نے فوراً ...... دعا کے لئے لکھا اور ...... مصروف ہو گئے۔ خدا کے فضل اس قدر تیزی سے نازل ہونے شروع ہوئے کہ وہ خود حیران رہ گئے اور اس مہم کے اختتام پر ۲۳ ہزار بیعتیں مل گئیں۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ......

آئیوری کوسٹ کی ایک ...... مہم میں ۲۳ ہزار سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ وہاں کے (مربی) انچارج اس

مہم میں پیش آنے والے بعض دلچسپ ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بعض جگہوں پر تو غیر معمولی طور پر "سلطان نصیر" کے واقعات خدا تعالیٰ نے دکھائے۔ ایک گاؤں میں گاؤں کے امام نے کہا کہ ہم تو...... تنظیم سے بات کئے بغیر، باوجود اس کے کہ جو بات آپ کہتے ہیں درست ہے نہیں مان سکتے۔ اس پر گاؤں کا چیف کہنے لگا کہ اگر بات درست ہے تو پھر ہم تو اس کو مانے بغیر نہیں رہ سکتے۔ تم نے انتظار کرنا ہے تو کرو۔ چنانچہ چیف کے اس بیان سے اس کے سارے خاندان نے اور گاؤں کی ایک کثیر تعداد نے بیعت کر لی.....

## رویاء صادقہ کے ذریعہ نشانات

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ" کے حوالے سے بتایا کہ یہ الہام بھی بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بہت سے لوگوں کو رویائے صادقہ کے ذریعہ اور دیگر کئی قسم کے تائیدی نشانات کے ذریعہ احمدیت کی طرف مائل فرما رہا ہے۔ اس ضمن میں بعض واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مکرم عبدالرشید طاہر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ریفریشر کورس کے دوران ایک غیر احمدی امام نے اپنا خواب بیان کیا کہ "مَیں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے شہد اتر رہا ہے اور وہ ریفریشر کورس کلاس میں رکھی گئی میز پر گر رہا ہے۔ ہم تمام انگلیوں کے ساتھ اس شہد کو کھا رہے ہیں۔ شہد بہت میٹھا اور غیر معمولی لذت رکھتا ہے۔ اسی کے ساتھ آنکھ کھل جاتی ہے۔"

یہ خواب بیان کرنے کے بعد اس امام نے سب کے سامنے کہا کہ...... اس خواب کے ذریعہ مجھے بتایا گیا ہے کہ جس طرح شہد سے شفاء ملتی ہے۔ اسی طرح روحانی شفاء احمدیت میں ہے۔ اس خواب کے نتیجہ میں اس امام نے اور نائب چیف امام نے بھی اپنے ساتھیوں سمیت بیعت کر لی۔

آئیوری کوسٹ کے (مربی) انچارج کہتے ہیں کہ ہمارے (مربیان) ایک گاؤں میں پہنچے تو..... ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ آج خواب میں مَیں نے دیکھا ہے کہ "جیسے مسجد نبوی میں بیٹھا ہوں اور مجھے آواز آئی کہ آج تمہارے پاس بہت معزز مہمان آنے والے ہیں۔" اس نے اس قدر جذبات کے ساتھ یہ خواب لوگوں کے سامنے بیان کی کہ سارے گاؤں والوں نے ہمارے (مربیان) کو واقعی معزز مہمانوں کی حیثیت دی۔ اس موقع پر ایک ہزار سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ روانگی کے وقت گاڑی کے گرد چار سو افراد اکٹھے ہوئے۔ وہ ساتھ ساتھ دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ اور الوداعی نعرے لگا رہے تھے _______ اور حالت یہ تھی کہ ان کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں تھے اور ہماری آنکھوں سے بھی آنسو رواں تھے۔ یہ خدا تعالیٰ کی غیبی تائیدات ہیں۔ - - - - - - -

طاہر محمود خان صاحب تنزانیہ سے لکھتے ہیں کہ جنوری ۹۴ء کی بات ہے "موروگورو" میں ایک جوزف نامی کٹر عیسائی تھے ۔ کبھی کبھی ہمارے مشن میں آتے اور کبھی ان سے بازار میں ملاقات ہو جاتی ۔ انہیں ہر رنگ میں دعوت الی اللہ کی اور ان کے لئے دعا بھی کی ۔ لیکن ایک دن اچانک جمعہ کے وقت مشن میں آئے اور بڑی بے چینی سے مجھے ڈھونڈنے لگے ۔ مجھے ملے اور کہنے لگے جلدی سے دفتر میں آؤ میں نے ایک خواب دیکھا ہے وہ یہ کہ "میں سمندر میں نہا رہا ہوں اور اچانک منظر بدلتا ہے تو چند نوجوان اور ایک باریش بزرگ اچکن پگڑی پہنے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم اپنی زندگی کیوں ضائع کر رہے ہو ۔ اگر تم حقیقی نجات چاہتے ہو تو ہم میں شامل ہو جاؤ ۔ آج دنیا کی نجات میرے ساتھ وابستہ ہے ۔ میں نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ وہ بزرگ کہنے لگے کہ ہم احمدیہ ہیں ۔" میں نے اسے کہا کہ جمعہ کے بعد تھوڑی دیر کے لئے رکو ۔ ساڑھے تین بجے (تنزانیہ کے وقت کے مطابق) ہمارے امام خطبہ دیتے ہیں جو ساری دنیا میں ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے شائد وہاں تمہیں اس بزرگ ہستی کی دوبارہ زیارت ہو جائے اور تم اس کو پہچان سکو ۔ جب خطبہ شروع ہوا تو اس نے مجھے زور سے کہنی ماری کہ یہی وہ بزرگ ہیں جنہیں میں نے رات رویا میں دیکھا تھا ۔ اس لئے ابھی میری بیعت قبول کریں ۔

محمد احمد صاحب شمس (مربی) گیمبیا بیان کرتے ہیں کہ ایک تعلیم یافتہ دوست لمبے عرصہ سے جماعت کا لٹریچر مطالعہ کر رہے تھے لیکن ابھی بیعت نہیں کی تھی ۔ میں نے انہیں کہا آپ کو مطالعہ کرتے ہوئے کافی وقت گزر گیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں اور استخارہ بھی کریں ۔

چنانچہ دوسرے روز علی الصبح مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے میری بیعت لے لیں ۔ کہنے لگے رات دو رویاء دیکھی ہیں ۔ پہلی رویاء میں دیکھا ہے کہ ایک اونچی جگہ پر ہوں ۔ میرے نزدیک ایک بزرگ سفید لباس میں کرسی پر تشریف فرما ہیں ۔ ان کے سامنے ایک بڑی تعداد لوگوں کی بیٹھی ہے ۔ وہ بزرگ اٹھ کر مجھے قمیص سے پکڑ کر دائرہ میں چکر لگاتے ہیں اور مجھے کوئی کہتا ہے کہ یہ سارے لوگ احمدی ہیں ۔

دوسری رویاء میں دیکھا کہ ایک دوسرے بزرگ سفید لباس میں ہیں اور تقریر کر رہے ہیں ۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد جلسہ گاہ میں بیٹھی ہے اور تقریر سن رہی ہے ۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو کسی نے بتایا کہ یہ سارے احمدی ہیں ۔ اس کے بعد میں بیدار ہو جاتا ہوں ۔

خاکسار نے انہیں تصاویر دکھائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھ کر انہوں نے پہچانا کہ پہلے بزرگ یہ تھے اور دوسری تصویر میری پہچانی کہ یہ وہ شخص ہے جس کو میں نے رویاء میں دیکھا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سیرالیون سے عبدالحفیظ صاحب لکھتے ہیں کہ "کویا چیفڈم" میں جب ۔ ۔ ۔ ۔ مہم کا آغاز کیا گیا تو سب سے پہلے ایک گاؤں مکالی پہنچے ۔ رات کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجلس شروع ہوئی ، ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

کے نشان چاند اور سورج گرہن کا ذکر کیا۔ اس پر اس گاؤں کا امام کھڑا ہو گیا اور اعلان کیا کہ آج سے مجھ پر احمدیت کی صداقت بالکل واضح ہو گئی ہے اور امام مہدی سچے ہیں۔

انہوں نے بیان کیا کہ آج سے تین ماہ قبل انہوں نے رویاء میں دیکھا تھا کہ چند مشنری ہمارے علاقہ میں آئے ہیں اور لوگوں کو قرآن ...... کی تعلیم سکھا رہے ہیں۔ دوسرے دن دوبارہ رویاء میں دیکھا کہ ان کا بھائی انہیں جگا رہا ہے کہ کہتا ہے اٹھو اٹھو! دیکھتے نہیں چاند اور سورج گرہن لگ رہا ہے اور دنیا ختم ہونے والی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں اٹھ بیٹھا کہ خدایا یہ کیا معاملہ ہے کہ چاند اور سورج اپنی روشنی کھو رہے ہیں۔ چونکہ انہوں نے یہ پیغام سنا تھا کہ چاند اور سورج گرہن کے واقعات امام مہدی کی صداقت کے نشان ہیں۔ اس لئے یہ خواب بیان کرنے کے بعد انہوں نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا۔

## دعا کی تاثیرات

غانا میں ایک موقعہ پر بارش کے لئے دعا کا اعجاز ایک گاؤں کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کا ذریعہ بن گیا۔ اور ایسے بہت سے واقعات افریقہ میں پہلے بھی بارہا ہو چکے ہیں۔ غانا سے طاہر محمود چوہدری صاحب ایک دلچسپ واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک ..... سفر کے دوران ہم ایک ایسے گاؤں میں پہنچے جہاں ابھی احمدیت کا نفوذ نہیں ہوا تھا۔ وہاں کے چیف اور سرکردہ احباب نے بہت عزت دی اور سبھی نے بارش نہ ہونے کے باعث اپنی مشکلات کا اظہار کیا۔ اور دعا کی درخواست کی اور کہا کہ ایک لمبے عرصہ سے بارش نہیں ہوئی، فصلیں ضائع ہو رہی ہیں۔ مویشی مر رہے ہیں۔

ہم نے اسی وقت بارش کے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشان کا انتظار کرنے لگے۔ اسی روز شام جب ...... پروگرام شروع ہوا تو ساتھ ہی بارش شروع ہو گئی جو دوسرے دن تک جاری رہی۔ سارے گاؤں میں شور پڑ گیا کہ احمدیوں کی دعا کی برکت سے یہ ہوا ہے اور ان کی دعائیں قبول ہو گئی ہیں۔ الحمد للہ کہ دعا کے اس اعجاز کے نتیجہ میں سارا گاؤں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔

تنزانیہ میں ایک دلچسپ واقعہ یہ ہوا کہ ایک پیر مزاج مولوی ایک شخص کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کا موجب بن گیا۔ وہاں یہ کثرت سے رواج ہے کہ ٹونے ٹوٹکے کرتے ہیں اور اس کے عوض کچھ پیسے بھی لیتے ہیں۔ ایک غریب شخص ایک ایسے ہی مولوی کے پاس پہنچا۔ اس نے کہا میں بہت بیمار ہوں۔ بہت تکلیف میں ہوں میرے لئے دعا کرو۔ اس نے کہا میں تو ٹونے ٹوٹکے کرتا ہوں، پیسے لاؤ۔ ٹونا ٹوٹکا لے لو اور اگر دعا چاہئے

تو پھر احمدیوں کے پاس جاؤ۔ دعائیں ان کے پاس ہیں۔ تو اس نے کہا پھر جہاں دعائیں ہیں میں بھی وہیں ہوں گا۔ اور یہ پھر احمدی مبلغ کے پاس حاضر ہوا اور بیعت کر لی اور اس نے بتایا کہ اس دعا کے بعد دو کام جو بہت دیر سے رُکے ہوئے تھے میرے دیکھتے دیکھتے ہو گئے اور میرے ایمان کو غیر معمولی تقویت پہنچی۔

## M.T.A کی نشریات

(حضرت صاحب) نے فرمایا کہ ہندوستان کے ایک مولوی اسماعیل سونگھڑوی جس نے ہندوستان جا کر اعلان کیا تھا کہ میں انگلستان میں ساری جماعت احمدیہ ختم کر آیا ہوں۔ اس نے اگست ۸۹ء کو لندن سے اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ موت کی آخری ہچکی لے رہی ہے۔ سلطنت برطانیہ کی طرح جماعت احمدیہ کا سورج بھی غروب ہو چکا ہے۔ کسی ملک میں اس کا کوئی وجود نہیں رہا۔

(آپ) نے فرمایا کہ آج ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس مولوی کا منہ کالا کر دیا ہے اور جماعت احمدیہ کا نور دنیا کے کونے کونے پر زمین کے کناروں تک چمک رہا ہے اور ہر طرف ہر جگہ دنیا کے تمام علاقوں میں ہر ملک کے آخری کناروں تک آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا پیغام اسی طرح نشر ہو رہا ہے جیسے کل ہو رہا تھا۔ جیسے آئندہ ہوتا چلا جائے گا۔ اب یہ سلسلے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ وہ شخص جو کہتا تھا دنیا میں ہر جگہ ہم نے احمدیت کو دفن کر دیا ہے۔ اس کی تمام امنگیں اس کی اپنی زمین کی خاک میں مل گئی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ ہر جگہ نئی شان کے ساتھ زندہ ہو رہی ہے اور اس کی زندگی میں خدا کے نور کی چمک روز بروز نئے جلوے دکھا رہی ہے۔ پس آپ خدا کے شکر کی تیاری کریں۔

اس سلسلہ میں حضور نے سعید جسوال صاحب اور ان کے بھائیوں اور عزیزوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا کہ اس میں خصوصیت سے اس خاندان کو اور ان میں سے وسیم جسوال کو غیر معمولی طور پر خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ آجکل بیمار ہیں۔ حضور نے ان کے لئے اور سب کارندوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور نے ایم۔ٹی۔اے کے فیض کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ روس میں ایک متمول خاتون ہمارے پروگراموں کو دیکھ کر اتنا متاثر ہوئیں کہ انہوں نے ریڈیو پر کئی گھنٹے کا وقت خود خرید کر جماعت کو دیا کہ اس پر بھی یہ پروگرام نشر کئے جائیں۔ چنانچہ روزانہ کئی گھنٹے وہاں سے پروگرام نشر ہوتا ہے جو خدا کے فضل سے مقبول ہو رہا ہے۔

## قرآن کریم اور لٹریچر کے تراجم

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سو سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا پروگرام تھا۔ ۵۲ زبانوں میں

تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ گذشتہ دس سال میں ۱۱ نئی زبانوں میں تراجم کر کے کثرت سے اشاعت کی توفیق ملی ہے۔ ۶۔ زبانوں میں تراجم مکمل ہو کر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ برمی، نارویجن اور ہیبرو میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ ۲۷۔ زبانوں میں ترجمہ کے لئے کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کے علم میں انگریزی اور ایک اور زبان کا ماہر یا عربی اور ایک زبان کا ماہر یا فارسی یا اسی قسم کی اور زبانیں جن میں ہمارے اچھے ترجمے ہو چکے ہیں مثلاً فرنچ اور کسی دوسری زبان کے ماہر یا رشین اور کسی دوسری زبان کے ماہر آپ کے علم میں آئیں تو ہمیں بتائیں اور ان سے رابطہ کریں اور معلوم کریں کہ ترجمہ قرآن کے سلسلہ میں خدمت کا کیا عوضانہ چاہیں گے اور مکمل معلومات ہمیں بھیجیں اور ساتھ ترجمے کے نمونے بھی بھجوائیں۔ (آپ) نے بتایا کہ عربی زبان میں تفسیر کبیر کی جلد اوّل شائع ہو چکی ہے اس کا بہت نیک اثر پیدا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے حلمی الشافی صاحب اور عبدالمومن صاحب کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔

(آپ) نے بتایا کہ اس سال رقیم پریس میں ۴۹ کتب تین لاکھ ۵۳ ہزار ۲۰۰ کی تعداد میں شائع ہوئیں بوزنین زبان میں آٹھ رسالے شائع ہو چکے ہیں اور مزید کام ہو رہا ہے۔ (آپ) نے فرمایا کہ پریس اینڈ پبلیکیشن شعبہ کے تحت چوہدری رشید احمد صاحب اپنی ٹیم کے ساتھ بہت محنت کر رہے ہیں۔ جب بھی پریس میں ...... کوئی آواز اٹھے فوری جوابی کارروائی کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں (آپ) نے ان کی دس سالہ کارکردگی کا جائزہ پیش فرمایا۔

## دیگر متفرق خوشخبریاں

حضور انور نے نصرت جہاں سکیم کی مساعی کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس کے تحت دس سالوں میں ۱۵۵ تعلیمی اداروں کا اضافہ ہوا ہے۔ وقار عمل کے تحت مختلف کاموں کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ لاکھوں احمدی ہیں جو اپنے دیگر کاموں کے علاوہ روزانہ خدمت دین کے لئے وقت صرف کرتے ہیں۔

(آپ) نے بتایا کہ لازمی چندہ جات کی تعداد امسال ۱۱ کروڑ ۳۷ لاکھ ۸۵ ہزار روپے ہو چکی ہے اور ہجرت کے بعد سے اب تک اللہ کے فضل سے چھ گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ (آپ) نے فرمایا کہ وہ دن دُور نہیں کہ خدا کے فضل سے ہمارے بجٹ کروڑوں کی بجائے اربوں کی حدود میں داخل ہو جائیں گے۔ اور الف کے ساتھ اربوں کی حدود میں بھی اور "ع" کے ساتھ عربوں کی حدود میں بھی داخل ہو جائیں گے۔

(آپ) نے شعبہ وقفِ نَو کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس وقت کی تعداد ۱۳۱۵۸ ہے۔ اس میں لڑکوں کی تعداد لڑکیوں سے دوگنا سے زائد ہے۔"

حضور انور نے اسیران راہ مولیٰ کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ پاکستان کے مولویوں نے جو کچھ کیا اسے ہم نے صبر سے برداشت کیا ......... لیکن میں کچھ عرصہ سے یہ دعا کر رہا ہوں اور جماعت احمدیہ کو اس دعا میں اپنے ساتھ شامل ہونے کی تاکید کرتا ہوں۔ کہ

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے خدا ان سربراہوں کو جو احمدیت کے دشمن ہیں جو ظلم وستم میں حد سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ اے خدا تیری تقدیر کی رُو سے جن کے دلوں پر مہریں لگ چکی ہیں "مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ" ان کو ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ کر دے وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا ان کی خاک اڑا دے۔ جہاں رحمتوں کے بے شمار نشان دکھائے ہیں وہاں یہ جلالی نشان بھی احمدیت کی تائید میں ظاہر فرما تو قادر مطلق ہے۔ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

# اختتامی اجلاس کی کارروائی

## ○ عالمی بیعت کا روح پرور منظر ○ ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں سے تعلق رکھنے والے چار لاکھ اٹھارہ ہزار دو صد چھ افراد کی عالمی بیعت میں شمولیت

## ○ علم و معرفت سے معمور "نشان کسوف و خسوف" پر خطاب

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۹ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز کے صبح کے اجلاس کی کارروائی قریباً دس بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں ایک نظم پڑھی گئی۔ اور اس کے بعد مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب نے انگریزی زبان میں ......... خطاب کیا پھر مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت برطانیہ نے اردو میں "پاکستان میں احمدی ...... ایک مختصر جائزہ" کے عنوان پر اظہار خیال فرمایا۔ گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انگریزی و دیگر مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے ...... احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس کی کارروائی بھی براہ راست مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ میں سنائی گئی۔ اس نہایت دلچسپ مجلس کے بعد عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں دنیا بھر میں اس ایک سال کے دوران جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے چار لاکھ اٹھارہ ہزار دو صد چھ افراد نے شرکت کی

ان افراد کا تعلق ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں سے ہے اور یہ لوگ بیعت کے وقت ۱۲۰ زبانوں میں بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے۔ جلسہ گاہ میں جہاں یہ عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہو رہی تھی بیعت کے الفاظ ۶۰ مختلف زبانوں میں دہرائے جا رہے تھے۔ بیعت اور پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز چار بجے سہ پہر ہؤا۔ تلاوت قرآن کریم اور دو نظموں کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ القیٰمۃ کی آیات ۷ تا ۱۱ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جو بات بھی کہتے تھے قرآن کے مطابق اور وحی کے مطابق کہتے تھے۔ آپؐ کے کلام میں آپؐ کے نفس کا کچھ بھی دخل نہ تھا۔ اس لئے وہ تمام عظیم پیشگوئیاں جن کا اسلام کے مستقبل سے تعلق ہے۔ لازماً ان کی بنیاد کسی نہ کسی قرآنی آیت میں موجود ہے۔ ہاں اگر نظر تلاش نہ کر سکے تو وہ نظر کا قصور ہے۔ ورنہ ناممکن ہے کہ کلام مصطفیٰؐ ہو اور وہ کلام الٰہی سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ جن آیات کی حضور ایدہ اللہ نے آغاز میں تلاوت کی تھی ان کے متعلق فرمایا کہ یہ وہی آیات ہیں جن کا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ایک مشہور پیشگوئی سے تعلق ہے جو امام مہدی کی صداقت کے سلسلہ میں اس کی پہچان کے لئے آپ نے فرمائی۔

اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے کسوف و خسوف کی پیشگوئی پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی (آپ کا یہ خطاب آئندہ کسی اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا) اس عظیم الشان خطاب کے بعد اجتماعی پُرسوز دعا ہوئی۔ چونکہ ایم۔ ٹی۔ اے کا کچھ وقت باقی تھا۔ اس دوران عالمی اخوت کے مظہر اور اپنے امام سے سچی محبت اور فدائیت سے بھرپور وہ پیغامات تھے جو دنیا بھر سے نشریاتی رابطہ پر موجود امراء کرام اور احباب جماعت بھجواتے رہے۔ اس موقعہ پر "بے وس کملا" نے نظم "اسیرانِ راہ مولا تم پہ لاکھوں سلام" بڑے پُر زور انداز میں سنائی اور یہ بابرکت اجلاس ۸ بجے اختتام پذیر ہؤا۔

---

> "جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بُغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے۔"
>
> (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۰)

# ایم ٹی اے (احمدیہ ٹیلی وژن کا اجراء)

خُدا کے فضل سے آیا پھر ایک دَورِ سعید
فضا میں گونج رہا ہے ترانۂ توحید

اُسی کے فیض کا ادنیٰ سایہ کرشمہ ہے
کہ جس کی عالمِ امکاں میں دِید تھی نہ شنید

زمانہ دیکھ رہا ہے بشوق "ایم ٹی۔ اے"
خدا کرے کہ یہ ابلاغ کی بنے تمہید

خدا نے اپنے کرم سے یہ انتظام کیا
کہ اہمیت تھی بہت اور ضرورت اسکی شدید

ہوئے بلند فضاؤں میں احمدی پرچم
جہاں کو غلبۂ دیں کی سُنا رہے ہیں نوید

جو چاہے کھول لے پیغامِ حق کا دروازہ
ہر احمدی کو عطا کی گئی اک ایسی کلید

جو قادیان سے آوازِ حق بلند ہوئی
تو آسماں سے بھی اس قول کی ہوئی تائید

ہوا کے دوش پہ پہنچی یہ سارے عالم میں
بغور سُنتے ہیں دانشورانِ دورِ جدید

کرے گا نرم دلوں کو یہ آشتی کا پیام
بنیں گے موم یقیناً وہ سنگ ہوں کہ حدید

"پیامِ امن کو پہنچاؤ گوشے گوشے میں"
امامِ وقت کا یہ حکم ہے یہی تاکید

مخالفت جو کریں اُن کو پیار سے سمجھاؤ
انہیں بتاؤ کہ انکارِ حق نہیں ہے مفید

امامِ وقت سے خالی رہا نہ کوئی زماں
یہی ہے حرفِ حقیقت، یہی ہے قولِ سدید

یہ دَورِ مہدیٔ آخر زماں کا ہے لاریب
گواہ اس کے ہیں ارض و سما، مہ و خورشید

"منم مسیحِ زماں و منم کلیمِ خُدا"
یہ قولِ مہدیٔ برحق تھا ایک قولِ رشید

زمانہ احمدیت سے بھی ہو گیا مانوس
نہ کام آئی فقیہانِ دہر کی تردید

ہے اس نظام سے وابستہ غلبۂ توحید
کہ ہے قیامِ ......ے[1] ظہورِ حق کی نوید

خدا کرے کہ یہ دنیا بنے بہشتِ نظیر
مِری دعاؤں کی سب احمدی کریں تائید

سلیم منتظرِ رحمتِ خدا ہوں مَیں
اُسی کے فضل سے وابستہ ہے مری اُمّید

سلیم شاہجہانپوری

۱- [illegible]

# میاں بیوی کے باہمی تعلقات

محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نزیل امریکہ

سیّدالانبیاء والاصفیاء حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ جو معاشرہ وجود میں آیا وہ بلاشبہ ایک حسین اور نہایت اعلیٰ وارفع اوصاف کا حامل ہے۔ قرآن وسنت کے مطابق حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ایسے طور پر تعین کر دیا گیا۔ کہ انسانی معاشرہ کی بنیاد عدل وانصاف پر قائم ہوئی۔

ایک صحت مند معاشرہ اسی وقت معرض وجود میں آسکتا ہے جب اسکے سب اجزاء صحیح طور پر کام کر رہے ہوں۔ معاشرہ کا ایک اہم حصّہ میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ چونکہ یہ رشتہ بہت نازک ہے اور اہم بھی۔ اور جلد بازی۔ غلط فہمی اور عدم توجّہی کے باعث گھر کا امن برباد ہو جاتا ہے اور زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم میں ہر دو کے حقوق اور ذمہ داریوں پر تفصیل کے ساتھ ہدایات دی گئی ہیں۔ جو ازدواجی زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں اور جن پر عمل پیرا ہو کر انسان گھریلو زندگی کو پُر سکون اور امن کا گھوارہ بنا سکتا ہے۔

دینِ حق سے قبل عورت کو معاشرتی۔ سماجی اور دنیاوی لحاظ سے کوئی حیثیت حاصل نہیں تھی۔ اس پر طرح طرح کے ظلم وستم ڈھائے جا رہے تھے۔ مگر دین حق نے عورت کو تمام قید وبند سے آزاد کیا اور حکم دیا کہ عورت بھی اللہ تعالیٰ کی ایسی ہی مخلوق ہے جیسے مرد۔ اور قومی۔ ملّی اور دینی ذمہ داریوں میں مرد اور عورت کو برابر کا شریک قرار دیا۔ قرب الٰہی کے دروازے دونوں کے لئے یکساں کھول دیئے۔ چنانچہ فرمایا

**مرد وعورت کا مقام:-** وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا۔ (النساء آیت ۱۲۵)

اور جو لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں مومن ہونے کی حالت میں نیک کام کریں گے تو وہ جنّت میں داخل ہوں گے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس خیال کو جڑ سے اکھیڑ پھینکا کہ بیوی صرف خاوند کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اس کے اندر یہ احساس پیدا کر دیا کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کر کے اور اس کے قرب کی راہوں پر قدم مار کر اس طرح اپنے لئے جنّت کے دروازے کھول سکتی ہے جس طرح کہ خاوند۔ اس معاملہ میں مرد اور عورت کی کوئی تخصیص نہیں۔ اس طرح میاں بیوی کے تعلقات کے ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً۔ (روم: ۲۲)

اور اس کے نشانوں میں سے (ایک) یہ (نشان) بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ۔ پس تا کہ تم ان کی طرف (مائل ہو کر) تسکین حاصل کرو اور تمہارے درمیان پیار اور رحم کا رشتہ پیدا کیا ہے۔

پس بیوی خاوند کی خدمت گذار نہیں بلکہ اس کی اہلی زندگی کو خوشگوار بنانے اور اس کو سکون اور اطمینان بخشنے کا ذریعہ ہے اور اس کے وجود سے ہی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث بن سکتا ہے ۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر ایک خاوند خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی بیوی کے منہ میں ایک لقمہ بھی ڈالتا ہے تو اس کا یہ فعل اس کے لئے ثواب کا موجب بن جاتا ہے ۔

**لباس کی مثال:-** میاں بیوی کے تعلقات کے بارہ میں اللہ تعالیٰ مزید روشنی ڈالتے ہوئے نصیحت فرماتا ہے کہ تمہارا رشتہ ایک بڑا اہم رشتہ ہے تم دونوں ایک دوسرے کے محتاج ہو اور دونوں کے حقوق برابر کے ہیں چنانچہ فرمایا هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرہ آیت ۱۸۸) کہ تمہاری (بیویاں) تمہارے لئے ایک قسم کا لباس ہیں اور تم ان کے لئے ایک قسم کا لباس ہو۔ یعنی میاں بیوی کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کے لئے لباس کا کام دیں۔ **اول** جس طرح لباس انسان کے جسم کے تمام عیوب کو چھپاتا ہے اسی طرح انہیں بھی چاہیئے کہ ایک دوسرے کے عیب کو چھپائیں اور لوگوں میں اس کی تشہیر نہ کریں۔ **دوسرے** جس طرح لباس انسان کے لئے زینت کا باعث ہوتا ہے اسی طرح انہیں بھی ایک دوسرے کے لئے زینت کا باعث بننا چاہیئے اور ایک دوسرے کی خوبیوں اور اچھی باتوں کو بیان کر کے عزت اور تکریم کا باعث بنیں ۔ **تیسرے** اس میں یہ بھی بیان فرمایا کہ جس طرح لباس انسان کے جسم کو سردی اور گرمی کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے اسی طرح میاں بیوی سکھ دکھ کی گھڑیوں میں ایک دوسرے کے کام آئیں اور پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کیلئے دلجمعی، سکون اور اطمینان کا باعث بنیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثال اس معاملہ میں ہر بیوی کے لئے قابل تقلید ہے ۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کے بعد اپنا سارا مال آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ۔ تاکہ حضور کو مال نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دقت پیش نہ آئے اور آپ اطمینان کے ساتھ خدمت خلق و اعلائے کلمۃ اللہ کے کاموں میں بھرپور حصہ لے سکیں ۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دیا تو حضرت خدیجہ رض ذرہ بھر بھی ملال اپنے چہرہ پر نہیں لائیں۔

**چوتھے** اس آیت کریمہ میں اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ میاں بیوی نیکی ، تقویٰ اور پاکبازی میں ایک دوسرے کی حفاظت کا ذریعہ ہیں ۔ یعنی خاوند کی وجہ سے لوگ عورت پر الزام لگانے سے ڈرتے ہیں اور عورت کی وجہ سے خاوند پر الزام لگانے سے ڈرتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ نے ان چند الفاظ میں میاں بیوی کے فرائض اور تعلقات اور حقوق کو ایسی عمدگی سے بیان فرما دیا ہے کہ اگر دونوں فریق اپنے تعلقات ان خطوط پر استوار کرنے کی کوشش کریں تو ان کی گھریلو زندگی نہایت ہی خوشگوار اور پُر امن بلکہ جنت نظیر بن سکتی ہے ۔

**باہمی حقوق و فرائض:۔** قرآن کریم نے یہ بھی تعلیم دی ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرہ آیت ۲۲۹) اور جس طرح عورتوں پر کچھ ذمہ داریاں ہیں ویسے ہی دستور کے مطابق انہیں بھی کچھ حقوق حاصل ہیں۔ جس طرح عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اسی طرح خاوندوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ بیویوں کے حقوق ادا کریں اور اس بارہ میں کسی قسم کا ناروا طریق اختیار نہ کریں۔

**مردوں کی وجہ فضیلت:۔** جہاں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حقوق کی پوری پوری حفاظت فرمائی۔ وہاں یہ بھی واضح فرما دیا کہ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (البقرہ ۲۲۹) یعنی حقوق کے لحاظ سے تو میاں بیوی میں کوئی فرق نہیں لیکن انتظامی لحاظ سے مردوں کو عورتوں پر ایک حق فوقیت حاصل ہے جس کی وجہ بھی خدا تعالیٰ نے خود ہی بیان فرما دی کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (النساء آیت ۳۵)

یعنی مردوں کو عورتوں پر ایک جزوی فضیلت اس لئے حاصل ہے کہ وہ ان کی جملہ ضروریات مہیا کرتے ہیں ان کے نان و نفقہ کے ذمہ دار ہیں۔ ان کی نگرانی اور ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی ان پر ہے۔

چنانچہ اس لحاظ سے مرد پر ایک بہت بڑی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے ڈال دی کہ گھر کے اخراجات کا مہیا کرنا۔ بیوی بچوں کی خوراک لباس رہائش وغیرہ کا خیال رکھنا یہ خاوند کی ذمہ داری ہے۔ عورت یا بیوی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی گئی۔ جب یہ صورت ہے تو پھر مرد کو یہ اہم ذمہ داری ادا کرتے وقت گھر میں ایک نگران کی حیثیت حاصل ہے اور اسے اس ذمہ داری کو ادا کرتے وقت بعض اوقات سختی سے بھی کام لینا پڑتا ہے جس کو برداشت کرنا اور اس معاملہ میں پورا پورا تعاون کرنا بیوی کا فرض ہے۔ ورنہ گھر کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بارہ میں واضح ہدایات بیان فرمائی ہیں۔ جب ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیوی کے حقوق کے بارہ میں دریافت کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ (ابوداؤد صٓ ۲۹۱)

یعنی جو تو کھاتا ہے اُس کو بھی کھلا۔ جو تو پہنتا ہے اُس کو بھی پہنا۔ اُس کے چہرہ پر نہ مار اور نہ اُس کو بدصورت بنا۔ اُس کی کسی غلطی کی وجہ سے اگر تجھے سبق سکھانے کے لئے اُس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر۔ یعنی گھر سے اسے باہر نہ نکال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی پاکیزہ تعلیم بیان فرمائی ہے اور عورت کے حقوق کو کس طرح محفوظ کر دیا۔ میاں بیوی میں بعض دفعہ کسی امر پر ناچاکی ہو ہی جاتی ہے اور خاوند کو بیوی کی بعض عادات ناپسند

ہونے کی وجہ سے اس کو سرزنش کرنی ہی پڑتی ہے۔ تو فرمایا ایسی صورت میں بھی منہ پر نہیں مارنا۔ تاکہ اس کے چہرہ پر کوئی بدنما داغ نہ پڑ جائے اور نہ اسے گھر سے نکالنا ہے۔ اس میں ایک بہت بڑی حکمت پنہاں ہے کہ اگر بیوی گھر میں ہی ہے تو خاوند کا غصہ ٹھنڈا ہونے پر پھر اس میں جذباتِ محبت اور اُلفت اُبھر سکتے ہیں اور ان میں صلح و آشتی کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ جس کا دوسری صورت میں امکان بہت کم ہے۔

**خوبیوں پر نظر رکھنا:۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ عورت کی ناپسندیدہ باتوں کی طرف ہی دھیان نہ رکھو۔ بلکہ اس کی اچھی باتوں اور خوبیوں کو دیکھا کرو۔ فرمایا

لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ (مسلم کتاب النکاح صـ ۶۶۸)

کہ مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بُغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ اگر اس کی ایک بات اسے ناپسندیدہ ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہو سکتی ہے یعنی اگر اس کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوں گی۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر تمہاری نظر رہنی چاہیئے۔

**ایک دوسرے کی روحانیت کی فکر:۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں مومن مرد اور مومنہ بیوی کا ذکر کیا ہے محض میاں بیوی کا ذکر نہیں کیا۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ اگر ایک شخص کی بیوی مومنہ ہے دیندار ہے۔ خدائی احکام پر عمل کرنے والی ہے تو اس کی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے اس کی بعض کمزوریوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ اور اس کی اچھی عادات کے مطابق اس سے حسنِ سلوک سے کام لینا چاہیئے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں ایسے نیک جوڑے کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ اِمْرَاَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ۔ وَرَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اُٹھے نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اُٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اُٹھی نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ اگر اس نے اُٹھنے میں پس و پیش کی تو اس کے منہ پر پانی چھڑکا۔ تاکہ وہ اُٹھ کھڑا ہو۔ یہ ماحول اس صورت میں گھر میں پیدا ہو سکتا ہے جب میاں بیوی میں کامل محبت۔ ایک

باقی صـ ۴۱ پر

سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

# ایمان افروز اور روح پرور روایات

مرتبہ: محترم سمیع اللہ صاحب زاہد۔

## خادموں سے محبت اور عفوو درگزر

محترم محمد اکبر خاں صاحب سنوری جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پرانے خادموں میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ

"جب ہم وطن (سنور) چھوڑ کر قادیان آ گئے تو ہم کو حضرت اقدس نے اپنے مکان میں ٹھہرایا حضرت اقدس کا قاعدہ تھا کہ رات کو عموماً موم بتی جلایا کرتے تھے اور بہت سی موم بتیاں اکٹھی روشن کر دیا کرتے تھے۔ جن دنوں ... میں آیا میری لڑکی بہت چھوٹی تھی۔ ایک دفعہ حضرت اقدس ..... کے کمرے میں بتی جلا کر رکھ آئی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ وہ بتی گر پڑی اور تمام مسوّدات جل گئے، علاوہ ازیں اور بھی چند چیزوں کا نقصان ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب معلوم ہوا کہ حضرت اقدس کے کئی مسوّدات ضائع ہو گئے ہیں تو تمام گھر میں گھبراہٹ، میری بیوی اور لڑکی کو سخت پریشانی۔ کیونکہ حضرت اقدس کتابوں کے مسودات بڑی احتیاط سے رکھا کرتے تھے۔ لیکن جب حضور کو معلوم ہوا تو حضور نے اس واقعہ کو یہ کہہ کر رفت گذشت کر دیا کہ "خدا کا بہت ہی شکر ادا کرنا چاہیئے کہ کوئی اس سے زیادہ نقصان نہیں ہو گیا۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ ۱۰۳-۱۰۴)

○
○

آپ کی ہی ایک اور روایت ہے کہ

"...... (بیت) مبارک کی اوپر کی چھت پر سے حضرت (مسیح موعود علیہ السلام) کے مکان پر جانے کیلئے ایک راستہ ہوتا تھا...... اور اس میں نیچے اترنے کے لئے ایک دیوار کی سیڑھی لگی ہوئی تھی۔ ایک دفعہ میں لالٹین اٹھا کر حضرت اقدس کو راستہ دکھانے لگا۔ اتفاق سے لالٹین ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ لکڑی پر تیل پڑا۔

اوپر سے نیچے تک آگ لگ گئی۔ میں بہت پریشان ہوا۔ بعض لوگ بھی کچھ بولنے لگے۔ لیکن حضرت اقدس نے فرمایا۔

"خیر ایسے واقعات ہو ہی جاتے ہیں۔ مکان بچ گیا۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب۔ صـ۱۰۴)

○

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ...... بیان فرماتے ہیں کہ

"ایک (گھر میں کام کرنے والی) عورت نے اندر سے کچھ چاول چرائے۔ چور کا دل نہیں ہوتا اور اس لئے اس کے اعضاء میں غیر معمولی قسم کی بے تابی اور اس کا اِدھر اُدھر دیکھنا بھی خاص وضع کا ہوتا ہے۔ کسی دوسرے تیز نظر نے تاڑ لیا۔ اور پکڑ لیا۔ شور پڑ گیا۔ اس کی بغل سے کوئی پندرہ سیر کی گٹھڑی چاولوں کی نکلی۔ اِدھر سے ملامت اُدھر سے پھٹکار ہو رہی تھی۔ جو حضرت کسی تقریب سے ادھر آ نکلے۔ پوچھنے پر کسی نے واقعہ کہہ سنایا۔ فرمایا

"محتاج ہے کچھ تھوڑے سے اسے دے دو اور فضیحت نہ کرو اور خدا تعالیٰ کی ستّاری کا شیوہ اختیار کرو۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صـ۲۵)

○

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی، حافظ حامد علی صاحب (حضرت اقدس کے پرانے خدام میں سے تھے) کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"حافظ حامد علی صاحب کو ایک دفعہ کچھ لفافے اور کارڈ آپ (حضرت اقدس) نے دیئے کہ ڈاک خانہ میں ڈال آؤ۔ حافظ حامد علی صاحب کا حافظہ کچھ ایسا ہی تھا۔ پس وہ کسی اور کام میں مصروف ہوگئے اور اپنے مفوّض کو بھول گئے ایک ہفتہ کے بعد حضرت (مصلح موعود) ...... (جو اُن ایام میں میاں محمود اور ہنوز بچہ ہی تھے) کچھ لفافے اور کارڈ لئے دوڑتے ہوئے آئے کہ ابّا ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے خط نکالے ہیں۔ آپ نے دیکھا تو وہی خطوط تھے جن میں بعض رجسٹرڈ بھی تھے اور آپ ان کے جواب کے منتظر تھے۔ حامد علی کو بلوایا اور خط دکھا کر بڑی نرمی سے صرف اتنا ہی کہا

"حامد علی! تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے ذرا فکر سے کام کیا کرو۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
مصنفہ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب صـ۱۰۹)

○

حضرت عرفانی صاحب ہی کی روایت ہے کہ

حافظ غلام محی الدین صاحب بھیرہ کے باشندہ تھے اور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح الاوّل ....... کے رضاعی بھائی تھے ....... اور آپ کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے ...... حافظ صاحب جلد سازی کا کام کیا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈاک لایا کرتے تھے اور ڈاک لے بھی جایا کرتے تھے .... وہ اس کام کو حضرت کی خدمت یقین کر کے کرتے تھے۔ پنڈت لیکھرام کی پیش گوئی جب پوری ہوئی اور وہ لاہور میں قتل ہو گیا۔ تو اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خانہ تلاشی بھی ہوئی۔ یہ تلاشی بجائے خود ایک نشان تھا۔ اسی سلسلہ میں حافظ غلام محی الدین صاحب کے حجرہ کی بھی تلاشی ہوگئی۔ اس تلاشی میں بہت سے خطوط تو ایسے برآمد ہوئے جو ابھی حضرت کے پاس نہیں پہنچے تھے اور بہت سے ایسے نکلے تھے۔ جو ابھی ڈاک خانہ میں ڈالے نہ گئے تھے۔ بات یہ تھی کہ حافظ صاحب ڈاک لاتے تو اپنے حجرہ میں بیٹھ کر سارٹ کرتے۔ اسی حالت میں بعض خطوط رکھ دیئے گئے اور ان کا اٹھانا یاد نہ رہا۔ اسی طرح کوئی آیا اور خط دے گیا کہ ڈاک خانہ میں ڈالنا ہے اور وہ بھول گئے۔ غرض اس طرح پر بہت سے خطوط ان کے حجرہ سے نکلے جو نہ تو تقسیم ہوئے تھے اور نہ ڈاک میں ڈالے گئے تھے۔ حضرت اقدس کو اطلاع ہوئی اور اس وقت اس کا علم ہو جانا لازمی تھا۔ کیونکہ ان کے حجرہ کی تلاشی ہو رہی تھی۔ پولیس کو یہ خیال تھا کہ کوئی خط و کتابت پائی جاوے۔ جس سے اس قتل کا تعلق ہو اور حافظ صاحب چونکہ ایک قسم کے پوسٹ ماسٹر بنے ہوئے تھے۔ اس لئے ان کے کاغذات کو دیکھا گیا تھا۔

غرض جب حضرت مسیح موعود ....... کو علم ہوا اور وہ خطوط بھی پیش ہوئے تو آپ نے حافظ صاحب سے ہنستے ہوئے پوچھا کہ

> "حافظ جی! یہ خط رکھنے کے لئے تو نہیں دیئے گئے تھے۔ اگر آج یہ نہ دیکھے جاتے تو پتہ بھی نہ لگتا اور ہم سمجھتے رہتے کہ خط لکھ دیا ہوا ہے اُدھر دوسرے لوگ سمجھتے کہ ہم خط لکھ چکے ہیں۔ خیر جو ہو گیا اچھا ہو گیا۔ مصلحت الٰہی یہی ہوگی۔"

حافظ صاحب بیچارے شرمندہ اور نادم تھے مگر حضرت نے اس سے زیادہ نہ کچھ کہا اور نہ پھر کبھی ذکر ہی کیا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا تھا اور نہ ان کو اس ڈاک کے کام سے معزول کیا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
مصنفہ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ ۱۱۰-۱۱۱)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ

"محمود (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد......) چار...برس کا تھا۔ حضرت معمولاً اندر بیٹھے لکھ رہے تھے۔ میاں محمود دیا سلائی لے کر وہاں تشریف لائے اور آپ کے ساتھ بچوں کا ایک غول بھی تھا۔ پہلے کچھ دیر تک آپس میں کھیلتے جھگڑتے رہے۔ پھر جو کچھ دل میں آئی ان مسوّدات کو آگ لگا دی اور آپ لگے خوش ہونے اور تالیاں بجانے اور حضرت لکھنے میں مصروف ہیں۔ سر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اتنے میں آگ بجھ گئی اور قیمتی مسوّدے راکھ کا ڈھیر ہو گئے۔ اور بچوں کو کسی اور مشغلہ نے اپنی طرف کھینچ لیا۔ حضرت کو سیاقِ عبارت ملانے کے لئے کسی گذشتہ کاغذ کے دیکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اِس سے پوچھتے ہیں خاموش، اُس سے پوچھتے ہیں دبکا جاتا ہے۔ آخر ایک بچہ بول اٹھا کہ میاں صاحب نے کاغذ جلا دیئے۔ عورتیں، بچے کہ گھر کے سب لوگ حیران اور انگشت بدنداں کہ اب کیا ہوگا اور درحقیقت عادتاً ان سب کو علیٰ قدرِ مراتب بُری حالت اور مکروہ نظارہ کے پیش آنے کا گمان اور انتظار تھا اور ہونا بھی چاہیئے تھا۔ مگر حضرت مسکرا کر فرماتے ہیں

"خوب ہوا اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہوگی۔ اور اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے""

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ص ۲۰-۲۱)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ہی کی روایت ہے۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ

"ایسا ہی ایک دفعہ اتفاق ہوا۔ جن دنوں حضرت تبلیغ (آئینہ کمالات اسلام کی کتاب کا حصہ تبلیغ) لکھا کرتے تھے۔ مولوی نورالدین صاحب تشریف لائے۔ حضرت نے ایک بڑا بھاری دو ورقہ مضمون لکھا۔ اور اس کی فصاحت و بلاغتِ خداداد پر حضرت کو ناز تھا۔ اور وہ فارسی ترجمہ کے لئے مجھے دینا تھا۔ مگر یاد نہ رہا اور جیب میں رکھ لیا۔ اور باہر سیر کو چل دیئے۔ مولوی صاحب اور جماعت بھی ساتھ تھی۔ واپسی پر کہ ہنوز راستہ ہی میں تھے۔ مولوی صاحب کے ہاتھ میں کاغذ دے دیا کہ وہ پڑھ کر عاجز راقم کو دے دیں۔ مولوی صاحب کے ہاتھ سے وہ کاغذ گر گیا۔ واپس ڈیرہ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت معمولاً اندر چلے گئے۔ میں نے کسی سے کہا کہ آج حضرت نے مضمون نہیں بھیجا اور کاتب سر پر کھڑا ہے اور مجھے ترجمہ بھی کرنا ہے۔ مولوی صاحب کو دیکھتا ہوں تو رنگ فق ہو رہا ہے۔ آپ نے نہایت بے تابی سے لوگوں کو دوڑایا کہ لیجیو! پکڑیو! پیکیو! کاغذ

بقیہ ص ۴۰ پر

# اظہارِ حق

ارماں مرے اگرچہ کچلتے رہے ہیں وہ
پھر بھی مچلتے پھولتے پھلتے رہے ہیں وہ
تھی تر بتر تیمور اور چنگیز کی جبیں
کیا بات تھی کہ ہاتھ ہی ملتے رہے ہیں وہ!
دل کو نہ جانے کیوں مرے رلتا رہا سرور!
چھاتی پہ میری مونگ ہاں دلتے رہے ہیں وہ
مجھ پر نہیں ہے وقت کی رفتار کا اثر
بدلا جو دور ساتھ بدلتے رہے ہیں وہ
اک دم بھی رک نہ پائی وہ شمشیرِ خونچکاں
کھا کھا کے زخم پھر بھی سنبھلتے رہے ہیں وہ
پھولوں کی سیج تھی ترا گہوارۂ نظر
بے گھر سہی مگر کہاں پلتے رہے ہیں وہ!
اے شمع ان پتنگوں کو مت جاننا حقیر!
تیرے رخِ عزیز پہ جلتے رہے ہیں وہ

کندہ جبینِ دہر پہ "عاشق نہیں رُکے"
قربانیوں کی راہ پہ چلتے رہے ہیں وہ

اے تو کہ محوِ حُسن ہے گزرے حسیں بھی دیکھ!
مانندِ سایہ دیکھا ہے ڈھلتے رہے ہیں وہ

نالہ و اشک پر مرے قدغن لگی رہی
لیکن اُچھل اُچھل کر نکلتے رہے ہیں وہ

اُشکوں سے آگ اُن کی بجھاتے رہے ہیں یہ
آتش فشاں تھے شعلے اُگلتے رہے ہیں وہ

اُشکوں کو پی گئے ہیں یہ صبر و سکوں کے ساتھ
لاوا اچھال کر بھی اُبلتے رہے ہیں وہ

بڑھ کر "عصا" سے بھی ہیں براہینِ احمدی
کیا سانپ، اژدھوں کو نگلتے رہے ہیں وہ

رعنائیوں میں اپنی ابد تک ہیں لاجواب
نازک سے پھول جن کو مَسلتے رہے ہیں وہ

اسلام کس نے وقت کا دھارا پلٹ دیا!
اس احمدی نے جس کو کچلتے رہے ہیں وہ

عبدالسّلام اسلام

## مبارک وہ جو اب ایمان لایا

# گرہن کے آسمانی نشان کا ظہور اور

# قبولِ حق کی داستان

## محترم راجہ علی محمد صاحب افسر مال پنشنر گجرات کا خود نوشت بیان

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان کسوف وخسوف ہے۔ یہ نشان ۱۸۹۴ء میں ظہور پذیر ہوا۔ تو بکثرت لوگوں نے امام وقت کو شناخت کیا اور انہیں ایمان لانے کی توفیق ملی۔ محترم راجہ علی محمد صاحب (ولادت ۲۶۔ دسمبر ۱۸۸۵ء۔ وفات ۱۵۔ ستمبر ۱۹۷۲ء) کی ایک شہادت درج ذیل ہے جو انہوں نے مصنف "بشارات رحمانیہ" کو حلفی بیان کے ساتھ بھجوائی۔ محترم راجہ صاحب موصوف نے کچھ عرصہ بعد اپنے رؤیا و کشوف کی بناء پر قبولِ حق کی توفیق پائی اسے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔

"میں اس عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا ایک بڑی لعنت ہے۔ جو اس کے محبت کے دامن سے انسان کو دور کر دیتی ہے کہ یہ میرا بیان کسی قسم کی نفسانی خواہش یا دنیوی سود و بہبود یا شہرت کے محرکات کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ میں سلسلہ حقہ کی ایک امانت خیال کرتے ہوئے اس کو ادا کر رہا ہوں۔

میرا نام علی محمد ہے۔ میرے والد کا نام راجہ شاہولی خان ہے۔ میں اس وقت اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست لاہور ہوں۔ میرا اصلی وطن موضع چھنبی (کوٹ راجگان) تحصیل پنڈدادن خاں ضلع جہلم ہے۔ میری قوم راجپوت جنجوعہ ہے۔ جو علاقہ میں اس وقت بھی ایک نہایت معزز قوم خیال کی جاتی ہے اور جو کسی وقت میں سکھوں کے عہد سے پہلے وہاں کی حکمران قوم تھی۔۔۔۔۔

## سُورج گرہن واقع ہونا

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ سب سے پہلی بار میرے کان میں احمدیت کے متعلق جو آواز پہنچی۔

اس کی تقریب اس طرح پیدا ہوئی کہ میں جب بالکل بچہ تھا۔ تو اپنے ماموں کے ساتھ دریا میں جہلم شہر کے قریب کشتی پر سوار تھا۔ غالباً اس دن سورج گرہن لگا تھا۔ اور وہ پیشگوئی کہ مہدی کے زمانہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں لگیں گے پوری ہو رہی ہے کہ اس وقت میرے ماموں صاحب نے اپنے دیگر رفقاء کے ساتھ بر سبیل تذکرہ ذکر کیا کہ مرزا صاحب اس واقعہ کو اپنی صداقت میں پُر زور پیش کر رہے ہیں "مرزا صاحب" کے الفاظ کے متعلق میرے حافظہ میں یہ بات موجود ہے کہ پہلی دفعہ میں نے وہاں سُنی ........

## احساس و اضطراب کی کیفیت

تقریباً جنوری یا فروری ۱۹۰۵ء میں مجھے کرنال سے باہر ایک گاؤں میں پیمائش کا کام سیکھنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ میں وہاں اکیلا تھا (یعنی کوئی ملنے جلنے والا اور ساتھی نہ تھا) ایک رات عشاء کی نماز کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مختصر سوانح عمری جو کسی برہمو سماجی نے لکھی تھی۔ میں پڑھ رہا تھا۔ جب اس واقع پر پہنچا۔ کہ طائف والوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سلوک کیا۔ تو میرے دل میں سخت درد اور قلق پیدا ہوا۔ اور زار و زار رونے لگ گیا۔ اور میرے دل میں اس وقت جن خیالات و احساسات کا ہجوم تھا۔ کہ آج اس زمانہ میں کروڑوں انسان رسول کریم کے نام پر اپنے جان و مال اور ہر ایک چیز کو قربان کرنا اپنی زندگی کا مقصد یقین کرتے ہیں۔ لیکن اپنے وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نور کو بھی لوگ شناخت نہ کر سکے۔ تو اے میرے مولیٰ اگر مرزا صاحب تیری طرف سے ہیں تو تُو مجھے ان کی شناخت سے محروم نہ رکھیو۔ میں ایک جاہل۔ بے علم۔ اور نادان انسان ہوں۔ اپنی حکمت۔ تدبیر و تحقیق سے ان کی شناخت سے بالکل قاصر ہوں۔ اگر مرزا صاحب سچے ہیں اور تیری طرف سے ہیں تو تُو مجھے اپنے فضل و کرم سے ان کی شناخت کا نور عطا فرما۔ اور ایسا نہ ہو کہ میں اس فضل سے محروم رہ جاؤں۔ اور میں نہایت مضطرب حالت میں ہی روتے روتے سو گیا۔

خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کا آپس میں مقابلہ ہے۔ اور حضرت صاحب۔ پیر صاحب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ "پیر صاحب اس قیل و قال سے کچھ فائدہ نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ دو اندھے آپ انتخاب کر لیں اور دو اندھے میں انتخاب کر لیتا ہوں۔ پھر ہم اپنے اپنے اندھوں کے لئے دعا کریں۔ جس کے اندھوں کو اللہ تعالیٰ نے بینائی دے دی وہی سچا ہے۔ اور منجانب اللہ ہے۔ چنانچہ جو دو اندھے حضرت صاحب کے حصے میں آئے۔ ان میں سے ایک میں ہوں۔

مجھے حضرت صاحب نے بازو سے پکڑ کر حضرت قبلہ مولوی صاحب (حضرت حکیم مولانا نورالدین ۔۔۔۔) کے حوالہ کر دیا۔ آپ نے ایک دوائی کھلائی۔ جو برف کی مانند صاف و شفاف تھی اور جس کا اثر میں دو طرح پر بیان کر سکتا ہوں۔ یا تو وہ ایسی جیسی کہ ایک برف کی چھوٹی سی ڈلی ہو جو نہایت شدید پیاس کی حالت میں نگلی جائے اور اس وقت نگلنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ منہ میں یا حلق میں یا حلق سے نیچے اُتر رہی ہے۔ گویا جہاں جہاں سے وہ جاتی ہے وہاں ایک اثر محسوس ہوتا ہے۔ اس طرح وہ دوائی جہاں جہاں سے گذری میں نے اپنے اندر اس کا اثر محسوس کیا۔ یا یہ کہ وہ ایک ہیرے کی کنی کی طرح کہ جو شیشہ کے ٹکڑے پر سے کھینچی جائے تو وہ لکیر ڈال دیتی ہے۔ ویسے ہی میں اپنے سینہ میں ایک لکیر پاتا تھا۔ جب صبح کو میں اُٹھا تو اپنے سینہ میں ایک لکیر محسوس کرتا تھا اور ساتھ ہی اندر سے سانس کی ہوا کے ساتھ ایک خوشبودار ٹھنڈک محسوس کرتا تھا۔ خواب میں اُس دوائی کے کھا چکنے کے بعد حضرت مولوی صاحب نے مجھے پھر حضرت اقدس کی طرف آگے کر دیا۔ تب (آپ) نے اپنا انگوٹھا اور انگوٹھا کے ساتھ والی دو انگلیوں کو اس طرح میری آنکھوں پر رکھا کہ انگوٹھا ایک آنکھ پر تھا اور دونوں انگلیاں دوسری آنکھ پر۔ اور پھر ان کو ایک دو دفعہ نرم سی حرکت رجعی دی۔ جس پر میری آنکھیں کھل گئیں اور مجھے بینائی حاصل ہو گئی۔ تب میں بہت رویا۔ اور آخر حضرت اقدس نے کسی قدر زجرانہ رنگ میں فرمایا کہ: بہت جزع فزع بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ انسان کا اس بات پر ایمان ہونا چاہیئے۔ کہ خدا غفور الرحیم ہے اور پھر تسلّی اور تشفّی کے سلوک کے انداز سے فرمایا کہ یہ پلنگ ہے اس پر سو جاؤ۔ وہ خاصہ بڑا پلنگ تھا۔ اور اس پر سفید بُرّاق چادر بچھی ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ پلنگ حضور کی اپنی استراحت گاہ ہے۔ چنانچہ میں خواب میں اس پلنگ پر سو جاتا ہوں۔ صبح جب میں اٹھا تو ایک طرف تو اس دوائی کا اثر تھا جو ۔۔۔۔ میں اس وقت محسوس کر رہا تھا۔

## ایک اور رویا۔ اور قبولِ حق

میں اس اپنی خواب کو سچا سمجھتا تھا۔ لیکن دوسری طرف یہ وسوسہ ستاتا تھا۔ کہ میرے دل میں کئی دنوں سے یہ خیال تھا کہ اگر حضرت صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں تو علمائے وقت نے ان کو قبول کر لیا ہوتا تو کیا ایسا تو نہیں کہ میرے اپنے خیالات کا ہی یہ اثر ہو۔ جہاں تک اس وقت یاد ہے۔ ایک دو دن اس کش مکش میں گذر گئے اور میں کچھ فیصلہ نہ کر سکا۔ لیکن آخر کار میرے دل پر خواب کی خارجی کیفیت کا اثر زیادہ غالب پایا گیا اور میں نے بیعت کے لئے عریضہ حضرت اقدس کی خدمت میں لکھ دیا۔ لیکن دل میں وہ کش مکش قائم رہی بلکہ بڑھتی گئی۔ اور ادھر سے بیعت کی منظوری کی بھی اطلاع نہ آئی۔ چنانچہ جہاں تک مجھے یاد ہے۔

بقیہ صفحہ ۴۱ پر

# واردات قلبی

گاہے گاہے دلِ نادان مچل جاتا ہے
لاکھ روکوں پہ وہ ہاتھوں سے نکل جاتا ہے

نیم جاں دیکھ کے کہتے ہیں سرِ بزم رقیب
آج جاتا ہے یہ بیمار کہ کل جاتا ہے

تیری یادوں سے ہے رونق مری تنہائی میں
وقت آئے بھی جو مشکل کا تو ٹل جاتا ہے

تنگ آجاتا ہوں میں ہجر سے گاہے لیکن
کر گزرنے کا خیال آ کے بدل جاتا ہے

گو دلِ زار ہے محروم تری قربت سے
پر ترے پیار بھرے خط سے بہل جاتا ہے

غم دیا یار نے تو صبر کی تلقین بھی کی
یاد آتی ہے نصیحت تو سنبھل جاتا ہے

اپنے آقا کی نوازش پہ ہے نازاں شبّیر
جس کا ہر لطف مرے شعر میں ڈھل جاتا ہے

چوہدری شبّیر احمد

خبرنامہ انصار

# نصاب امتحان انصاراللہ

زعمائے کرام مجالس انصاراللہ سے درخواست ہے کہ مرکزی امتحان سوم اور چہارم ۱۹۹۴ء کے مندرجہ نصاب سے تمام انصار کو آگاہ فرمائیں اور گاہے گاہے یاد دہانی بھی کراتے رہیں ۔

## امتحان سہ ماہی سوم ۱۹۹۴ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۹ نصف آخر ۔
۲۔ کتاب "ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا" نصف اوّل ۔
۳۔ کتاب بنیادی نصاب مکمل ۔

## امتحان سہ ماہی چہارم ۱۹۹۴ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۱۰ نصف اوّل ۔
۲۔ کتاب "ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا" نصف دوم ۔
۳۔ کتاب احادیث "پیارے رسول کی پیاری باتیں" مکمل ۔
از میر محمد اسحٰق صاحب

یاد رہے کہ ان مرکزی امتحانات میں ہر مجلس کو اپنا کم از کم ہدف یعنی ۵۰ فیصد انصار کی امتحانوں میں شرکت کے ہدف کو یقینی بنانا چاہیئے ۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان ۔ ربوہ)

# ترسیل پرچہ جات امتحان سوم ۱۹۹۴ء

سالِ رواں کے امتحان سہ ماہی سوم ۹۴ء کے پرچے تمام مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں ۔ اگر کسی مجلس میں ابھی تک موصول نہ ہوئے ہوں تو دفتر مرکزیہ کو اطلاع دے کر حسبِ ضرورت پرچے طلب کئے جائیں ۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان ۔ ربوہ)

# یوم تحریکِ جدید - ۲۸- اکتوبر ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک

## اُمراء و صدر صاحبان اور زعماء انصاراللہ سے ضروری گذارش

۱- سالِ رواں کا دوسرا "یوم تحریکِ جدید" مورخہ ۲۸- اکتوبر ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احبابِ جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالباتِ تحریکِ جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

۲- اس موقعہ پر امراء، صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احبابِ جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

۳- خطباتِ جمعہ میں تحریکِ جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔

۴- اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریکِ جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضالِ الٰہیہ کا احبابِ جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

۵- اس دن حسبِ ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

۱- احبابِ جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔

۲- مطالبات وقفِ اولاد / وقف زندگی (الف) والدین اپنی اولاد کو خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

(ب) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

(ج) رخصتِ موسمی اور رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

۳- اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴- جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کریں۔

۵- عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶- راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷- قومی دیانت کا قیام کریں۔

۸- مقاصد تحریکِ جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پہ دعائیں کریں۔

آپ سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریکِ جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ ضلع جھنگ

# آپ کے خطوط

- محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخِ احمدیت نے اپنے مکتوب میں ماہنامہ "انصاراللہ" کے "کسوف وخسوف نمبر" کی اشاعت پر ادارہ کو مبارکباد پیش کی ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ بیش از بیش خدماتِ جلیلہ کی توفیق عطا فرمائے۔
- محترم میاں محمود احمد صاحب بشیر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ نے ماہنامہ انصاراللہ کے معیار کو سراہتے ہوئے نیک تمناؤں اور دعاؤں سے نوازا ہے۔
- محترم محمد اشرف صاحب کاہلوں فیصل آباد نے ماہنامہ انصاراللہ کے خاص نمبر "کسوف وخسوف" کے شائع ہونے پر ادارہ کو مبارکباد دیتے ہوئے مخلصانہ دعائیں کی ہیں۔
- محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری حال کیلیفورنیا (یو۔ ایس۔ اے) نے بھی ادارہ کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے اور قلمی تعاون سے نوازا ہے۔
- محترم نور احمد صاحب آف چک نمبر $\frac{۲۳}{E.B}$ اوکاڑہ حال نیوجرسی یو۔ ایس۔ اے نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ بھجوایا ہے۔ جو حسبِ حالات ماہنامہ میں دے دیا جائے گا۔
- محترم محمد یوسف صاحب بقاپوری زعیم اعلیٰ اسلام آباد شرقی نے ادارہ کو مفید مشوروں سے نوازا ہے۔ حسبِ حالات ان پر ضرور عمل ہوگا۔

ادارہ ان احباب کی نیک تمناؤں مخلصانہ دعاؤں اور مفید مشوروں پر شکر گزار ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

---

بقیہ: ایمان افروز اور روح پرور۔ روایات

راہ میں گر گیا۔ مولوی صاحب اپنی جگہ بڑے خجل اور حیران تھے کہ بڑی خفّت کی بات ہے۔ حضرت کیا کہیں گے۔ یہ عجیب ہوشیار آدمی ہے۔ ایک کاغذ اور ایسا ضروری کاغذ بھی سنبھال نہیں سکا۔ حضرت کو خبر ہوئی۔ معمولی ہشّاش بشّاش چہرہ تبسّم زیرِ لب تشریف لائے۔ اور بڑا عذر کیا کہ مولوی صاحب کو کاغذ کے گم ہونے سے بڑی تشویش ہوئی۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کی جستجو میں اس قدر دوا دو اور تگاپو کیوں کیا گیا۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر ہمیں عطا فرمائے گا۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
مصنّفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ص ۲۱)

بقیہ : قبولِ حق کی داستان

پندرہ بیس یوم اسی حالت میں گذر گئے ۔ مگر مَیں دعا کرتا رہتا تھا ۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے یقین دلی فرمائے اور سیدھی راہ دکھائے تو ایک رات پھر خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ریل گاڑی ڈاک گاڑی کی طرح تیز جا رہی ہے ۔ لیکن وہ گاڑی دو منزلہ ہے ۔ مَیں ایک کھیت میں جہاں سے فصل کنک کٹ چکی ہے اور کنک کے منڈھ (سنڈھا) موجود ہیں اور اس میں پوہلی (کنڈیاری) بھی ہے کھڑا ہوں اور گاڑی کی طرف مونہہ ہے ۔ جیسا کہ دیہاتی چرواہے لڑکے کسی قدر حیرت سے جب گاڑی ان کے قریب سے گذرتی ہے ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہیں دیکھ رہا ہوں ۔ جب گاڑی میرے قریب سے گذر رہی ہے تو مجھے پیچھے سے کسی زبردست پنجہ دار جانور نے جیسا کہ عقاب کا تخیّل ہے گردن سے پکڑ کر توری کی مانند جیسا کہ وہ بیل پر لٹکتی ہوتی ہے مجھے لٹکائے ہوئے گاڑی کے ساتھ متوازی پرواز کیا ہے ۔ اور ایک خانہ کے سامنے میرا چہرہ کر کے پیچھے سے آواز دی ہے "وہ یہی تو مسیح موعود" ہے ۔ اور اس بالاخانہ میں حضرت اندر تشریف فرما ہیں ۔ صبح جب میں بیدار ہوا تو میرے دل میں کامل سکون اور تسلی تھی ۔ مَیں نے اسی وقت بیعت کا عریضہ لکھ دیا ۔ جس کا جواب از قلم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ۔۔۔۔ (وفات ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء) چار پانچ یوم کے اندر آگیا ۔ کہ بیعت منظور ہے ۔ اور یہ محض خداوند تعالیٰ کا فضل و احسان ہے ۔ کہ اس نے یہ نعمت عطا فرمائی "۔

(بشارات رحمانیہ جلد دوم صفحہ ۱۲۰ تا صفحہ ۱۲۲ از مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشر فاضل)

---

بقیہ: میاں بیوی کے باہمی تعلقات

دوسرے پر کامل اعتماد اور ایک دوسرے کے لئے کامل ایثار و قربانی کے جذبات پائے جائیں اور ایک دوسرے کی عزت و تکریم کرنے والے اور ایک دوسرے کے حقوق کو پہچانتے ہوئے ان کو احسن رنگ میں ادا کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں ۔

پس قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے تعلقات اور ان کے باہمی حقوق کے بارہ میں ایسی واضح اور معیّن ہدایات فرمائی ہیں کہ اگر ان کو مدنظر رکھ کر دونوں فریق گھریلو زندگی گزاریں اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں تو ان کی زندگیاں نہایت خوشگوار اور پُرامن طریق سے گزر سکتی ہیں ۔ مشکلات ہمیشہ وہاں پیدا ہوتی ہیں جہاں ان تعلیمات اور ہدایات کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے ۔ اور میاں بیوی یا ان کے رشتہ دار خود غرضی ۔ دنیا پرستی اور جھوٹی اَنا کے پیچھے پڑ کر گھر کے سکون کو برباد کر لیتے ہیں ۔ اور اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بھی اس دنیا میں جہنم پیدا کر لیتے ہیں ۔ جبکہ قرآن و سُنّت پر عمل پیرا ہو کر امن و سکینت کی فضا پیدا ہوتی ہے ۔ اور اعلیٰ زندگی جنت کا منظر پیش کرتی ہے ۔

# ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں۔ کیونکہ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر نہ پڑنے دیں۔ انسان میں نفس بھی ہے اور اسکی تین قسم ہیں۔ امّارہ، لوّامہ، مطمئنہ۔ امّارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوشوں کو سنبھال نہیں سکتا۔ اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے مگر حالتِ لوّامہ میں سنبھال لیتا ہے۔ مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدیؒ نے بوستان میں لکھی ہے۔ کہ ایک بزرگ کو کُتّے نے کاٹا۔ گھر آیا۔ تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کُتّے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی وہ بولی۔ آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا۔ بیٹی! انسان سے کُتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کُتپن کی مثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقرّبوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بُری طرح ستایا گیا۔ مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (الاعراف: ۲۰۰) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اُس انسانِ کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بُری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں بد زبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اُس خُلقِ مجسّم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ اُن کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا۔ تو تیری عزّت اور جان کو ہم صحیح سلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اُس پر حملہ نہ کر سکیں گے؟ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضورؐ کے مخالف آپؐ کی عزّت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپؐ کے قدموں میں گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔ غرض یہ صفت لوّامہ کی ہے۔ جو انسانی کشمکش میں بھی اصلاح کر لیتا ہے۔ روزمرّہ کی بات ہے۔ اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے جس قدر اس سے اعراض کرو گے، اسی قدر اس سے عزّت بچالو گے۔ اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلّت خرید لو گے۔ نفسِ مطمئنّہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور ماسویٰ اللہ سے بکلی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے، لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا جہاں وہ ہوتا ہے۔ وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے۔ وہاں کا آسمان اور زمین اور ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۶۴)